جمال النور
(مجموعۂ نعت)
عزیز حاصلپوری ملتان
مکتبۂ غوثیہ ہدایت القرآن ممتاز آباد ملتان

Marfat.com

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

58758

نام کتاب ۔۔۔۔۔۔ "جمالِ نور" (مجموعۂ نعت)

ناشر ۔۔۔۔ مکتبہ غوثیہ ہدایت القرآن ممتاز آباد ملتان

مصنّف ۔۔۔۔۔۔ عزیز حاصل پوری ملتان

ٹائیٹل و کتابت ۔۔۔ ابنِ کلیم خطاط حسن پروانہ روڈ ملتان

طباعت ۔۔۔۔۔۔ ببلی آرٹ پرنٹر ملتان

سن طباعت ۔۔۔ محرم الحرام ۱۴۰۴ھ

کاغذ ولائتی آفسٹ، قیمت ۲۰/ روپے

ملنے کے پتے:-

- مکتبہ غوثیہ ہدایت القرآن نوری جامع مسجد ممتاز آباد ملتان
- عزیز حاصل پوری معرفت کلیم آرٹس حسن پروانہ روڈ ملتان

Marfat.com

تقریظ

غزالیٔ زماں، رازیٔ دوراں حضرت علامہ سید
احمد سعید شاہ صاحب کاظمی امروہوی دامت برکاتہ
مہتمم اعلیٰ و شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ انوار العلوم ملتان شریف

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم ؁

"جمالِ نور" عزیز حاصل پوری کا تیسرا نعتیہ مجموعہ ہے۔ دو مجموعے اس سے قبل "جامِ نور" اور "صحیفۂ نور" کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔

عزیز حاصل پوری عصرِ حاضر کے معروف نعت گو شاعر ہیں۔ آپ کا نعتیہ کلام ملک کے مقتدر اخبارات و جرائد میں چھپتا رہتا ہے۔ اور نعت کی محفلوں میں انتہائی ذوق و شوق سے پڑھا جاتا ہے۔ آپ کی نعتیں پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ تمام اشعار عشقِ رسول میں ڈوب کر کہے گئے ہیں۔ عزیز حاصل پوری بلا مبالغہ عاشقِ رسول ہیں "جمالِ نور" کی نعتیں اس حقیقت کا انکشاف کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک نعت کے دو اشعار ملاحظہ فرمائیے۔

مجھ کو حاصل ہے مسرت بھی وفورِ غم کے ساتھ
یادِ محبوبِ خدا جب سے لگی ہے دم کے ساتھ
سوزِ عشقِ مصطفےٰ سینے میں ہونا چاہیئے
زخمِ دل ہوگا جو اچھا تو اسی مرہم کے ساتھ

اللہ ربّ العزت عزیز حاصل پوری کو تا دیر زندہ و سلامت رکھے اور وہ اپنا یہ شغل نعت گوئی بدستور جاری رکھیں۔ قارئینِ کرام سے بھی دعا کی استدعا ہے۔

سید احمد سعید کاظمی
۱۰ ر اکتوبر ۱۹۸۳ء

Marfat.com

انتساب

پیرِ طریقت صاحبزادہ محمد اویس بخش اویسی مدظلہ'

دربارِ عالیہ شاہ پور شریف'

کے نام!

مخلص،

عزیز حاصل پوری غفرلہ'

ملتان

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

حضرت علامہ غلام شبیر بخاری صاحب سابق ڈائریکٹر تعلیم

نعت اسلامی دنیا کی ایک کیف آور اور سرور آفریں صنفِ سخن ہے جسے ادبیات میں ایک مؤثر مقام حاصل ہے۔ عربی میں حضرت حسان بن ثابتؓ اور فارسی میں مولانا عبدالرحمن جامیؒ کا نعتیہ کلام شعروادب کا لازوال گنجینہ ہے۔ اردو ادب کا دامن بھی ان گلہائے عقیدت سے مالا مال ہے جو حالی، امیر مینائی اقبالؒ، ظفر علیخان، بہزاد لکھنوی اور حفیظ جالندھری نے بارگاہ سرورِ کائنات فخرِ موجودات سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں نذر کئے ہیں،

قیام پاکستان سے اس صنف کو نئی روح اور نیا رُخ ملا ہے۔ اور ملک کی علمی و ثقافتی محفلیں ذکرِ الٰہی اور ذکرِ محبوب الٰہی سے گونج رہی ہیں ؎

چشم افلاک یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعتِ شانِ رفعنالکَ ذِکرکَ دیکھے

زیرِ نظر نعتیہ مجموعہ "جمالِ نور" میرے ایک رفیق محترم جناب عزیز حاصلپوری کے رشحاتِ قلم اور جذبۂ حبِ نبوی کا شاہکار ہے۔ عزیز صاحب ملک کے ایک معروف نعت گو شاعر ہیں اور ان کا کلام سال ہا سال سے معیاری رسائل و جرائد میں چھپتا رہتا ہے

Marfat.com

عزیز حاصل پوری کو میں بچپن سے جانتا ہوں اس لئے کہ ہم دونوں ابتدائی دور میں ایک دوسرے کے قریب رہے ہیں، بہاولپور اور بہاولنگر کے مشاعروں میں بھی اکثر ملاقاتیں رہی ہیں۔ ابتدا میں ماسٹر عبدالرحمان آزاد مرحوم سے اصلاح لیتے رہے لیکن وہ محض عزیز صاحب کا دل رکھنے کے لئے غزل دیکھ لیا کرتے تھے اور کسی کسی شعر پر قلم لگا دیا کرتے تھے ورنہ عزیز صاحب کی فکر رسا کا یہ عالم تھا کہ برجستگی ان کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑی رہتی تھی یہاں تک کہ باتیں بھی شعروں میں ہوتیں۔ اگر عزیز صاحب اپنی منظوم باتیں کرتے جاتے تو ایک اچھا خاصا دیوان مرتب ہو سکتا تھا۔ لیکن انہوں نے اس کو غیر ضروری سمجھا!

"جمالِ نور" عزیز حاصلپوری کا تیسرا مجموعۂ نعت ہے۔ دو مجموعے اس سے قبل "جامِ نور" اور "صحیفۂ نور" شائع ہو چکے ہیں علاوہ ازیں غزلوں ایک مجموعہ بھی "کشت زارِ غزل" ۱۹۶۵ء میں طبع ہوا تھا! عزیز صاحب کے کلام میں سہل ممتنع اور نیچرل قسم کے سادہ اشعار بکثرت ملتے ہیں جس کے مطالعہ سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ عزیز صاحب بلا مبالغہ شاعرِ فطرت ہیں! لیکن اس کے باوجود عزیز صاحب نے شاعری کو اپنا ذریعۂ معاش نہیں بنایا۔ تقریباً پچاس سال سے شعر و ادب کی خدمت کر رہے ہیں۔ ہمیشہ ادب برائے ادب کو ملحوظ رکھا ہے، ادب برائے زندگی کیطرف متوجہ نہیں ہوئے۔ معلوم ہوا کہ ان کی شاعری کا فن دنیا کے فن فریب بالکل الگ تھلگ رہا ہے۔

یہ مجموعۂ کلام عزیز صاحب کی روحانی کیفیات و واردات کی

بھرپور ترجمانی کرتا ہے۔ مثلاً چھوٹی بحر میں یہ اشعار کس قدر گہرے جذباتِ عقیدت کی عکاسی کرتے ہیں۔

مظہرِ کبریا مصطفٰے مصطفٰے　　سرورِ انبیا مصطفٰے مصطفٰے

شانِ ربّ العلٰی مصطفٰے مصطفٰے　　مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے مصطفٰے

قبلۂ قدسیاں کعبہ انس و جاں　　صدرِ ملکِ ہُدیٰ مصطفٰے مصطفٰے

برگزیدہ نبی برگزیدہ رسولؐ!　　مجتبیٰ مجتبیٰ مصطفٰے مصطفٰے

ہر مرض کی دوا ہر الم کی دوا　　دافعِ ہر بلا مصطفٰے مصطفٰے

اپنی لَے میں کہے جا رہا ہے عزیزؔ
سازِ صلِّ علیٰ مصطفٰے مصطفٰے

~~~

مدینے کی گلیوں میں تم آ بسے ہو　　مدینے کی گلیاں نہ کیوں جگمگائیں

ہر شہر دل دلبری کر رہی ہیں،　　خرامِ غمِ مصطفٰے کی ادائیں

~~~

فلک ضو فشاں ہیں محمد کے صدقے　　یہ تابانیاں ہیں محمد کے صدقے

زمیں پھول پھول آسماں انجم انجم　　یہ گلکاریاں ہیں محمد کے صدقے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد پر مختصر سی بحر میں چند اشعار

ملاحظہ فرمایئے کس قدر پیارا اور حسین انداز ہے۔

سرورِ کائنات آئے ہیں — مظہرِ حسن ذات آئے ہیں
شانِ قدرت نظر آ آئیگی — صاحبِ معجزات آئے ہیں
ختم کرنے سوال ذاتوں کا — شاہِ والاصفات آئے ہیں
جلوہ گر ہیں وہی جدھر دیکھو — مالکِ شش جہات آئے ہیں

جگمگائی منظر ادا اسی کی !
نیّرِ التفات آئے ہیں

یہ دو شعر دیکھئے ان میں مدینہ منورہ کا اور حضور کے روضے کا انتہائی خوبصورت انداز میں تصوّر پیش کیا گیا ہے۔

نورانی و روحانی و ذیشان و مقدس — دنیا میں کوئی شہر مدینے کی طرح ہے؟
دنیا ہے اک انگشت، مدینہ ہے انگوٹھی — اور اس میں ترا روضہ نگینے کیطرح ہے

ایک اور نعت کا مطلع ملاحظہ فرمایئے جس میں شاعر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس کو "صبح ازل" کہا ہے اور یہ عزیز حاصلپوری کا مخصوص انداز ہے۔

رُخ سے ہٹائی زلف جو خیر الانام نے
صبح ازل کی آ گئی تصویر سامنے

اس مطلع میں فن کا حسن اور خوبصورتی بدرجۂ کمال دکھائی دیتی ہے مصرعۂ ثانی میں ردیف و قافیہ کا اختلاط کتنا حسین لگ رہا ہے۔

جا بجا ایسے اشعار بھی ملتے ہیں جن میں دینی بصیرت کا بھرپور اظہار ہوا ہے۔

تمام اسرارِ ہست و بود کے اک ترجماں تم ہو
زباں تم ہو، بیاں تم ہو، نہاں تم ہو عیاں تم ہو

خدا کی ذاتِ بے ہمتا کے مظہر بے گماں تم ہو — خدا شاہد کہ صدرِ محفلِ پیغمبراں تم ہو
مقامِ حمد پہ فائز کیا اللہ نے تم کو — وہاں کس کی رسائی ہے مرے آقا جہاں تم ہو

Marfat.com

اور
شان ہو کس سے بیاں اللہ کے پیغام کی
آیت آیت ہے زبان پیغمبرِ اسلام کی
مصطفےٰ کا نامِ نامی ہے محمدؐ اس لئے
عظمتیں ظاہر ہوئیں اس سے خدا کے نام کی

آج سے تقریباً بیس۲۰ سال پہلے عزیز صاحب کی ایک نعت روزنامہ انجام کراچی میں چھپی دیکھی تھی جو ان کی اس کتاب "جمالِ نور" میں بھی شامل ہے۔ اس نعت کا ایک شعر ملاحظہ ہو۔!

کانپ کانپ اُٹھتا ہوں اپنا "روزنامہ" دیکھ کر
لاج تیرے ہاتھ ہے آقا مرے "انجام" کی!

اس شعر میں عزیز صاحب نے اپنے احساسِ گناہ کا اظہار جس انداز سے بارگاہِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا ہے وہ اپنی جگہ ٹھیک ہے لیکن اس کے علاوہ شعر میں "روزنامہ انجام" کو لا کر اپنا کمالِ فن بھی دکھا گئے ہیں۔

میں نے اس نعتیہ کلام کے جستہ جستہ مقامات دیکھے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ عزیز صاحب نے حُبِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو قندیلیں روشن کی ہیں ان سے قارئین کے قلوب و اذہان منوّر ہوں گے اور ان کی یہ سعی عنداللہ اور عندالناس مشکور و مقبول ہو گی

شبیر ہاشمی

اظہارِ تاثر ـــــــــ

(ڈاکٹر اسد اریب)

"جمالِ نور" عزیز حاصل پوری کا مجموعہ نعت ہے، عزیز حاصل پوری اس گزشتہ نصف صدی کا ایک ایسا امتیازی نام ہے جس نے مدحتِ سرکارِ دو عالم کو اپنا وصفِ خاص قرار دیا۔ اس امتیاز کے کئی پہلو ہیں اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ عزیز حاصل پوری نے اپنے جذبے کو عقلِ امکان کی حدود سے متجاوز نہیں ہونے دیا۔ جذبے کا امکانات میں رہنا یہ ہے کہ ماورائیت اس سطح پر برقرار رکھی جائے جہاں سے عقلِ عمومی کا گذر ہو سکتا ہو۔ ہمارے نعت گو شعرائے نے اس حقیقت سے ہمیشہ صرفِ نظر کیا ہے اور ماورائے عقل ایسے عالم میں جا پہنچے جہاں تک ہر ذہن کی رسائی ممکن نہیں ہوتی۔

عزیز حاصل پوری نے اپنے نعتیہ اسلوب میں دعائیہ مضامین سے زیادہ اپنے شوقِ فراواں کے اظہار پر توجہ دی ہے جبکہ نعتیہ مضامین باندھنے والے عام شاعروں نے صرف دعائیہ مضامین کو اہمیت دی اور اس طرح شاعری کے ہنر کو یکسر نظر انداز کر دیا۔ اردو میں بیسویں صدی کے فکری انقلاب نے جہاں تمام اصنافِ سخن کو اظہار کے لئے راستے دیئے وہاں ہمارا نعتیہ ادب بھی اس انقلاب پذیر صدی سے مثبت طور پر متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا ایسے چند لوگوں میں جنہوں نے نعتیہ شاعری میں ادب کی بدلتی ہوئی اقدار کا لحاظ رکھا ایک نام عزیز حاصل پوری بھی ہے۔

عزیز حاصل پوری نے نعتیہ شاعری کو ایک طرف روح کی بازیافت سمجھا اور دوسری طرف اس کو مادی تشکیل کا ایسا قالب دیا جس میں ہر طرح کی ظاہری چمک دمک بھی دکھائی دینے لگی۔ چنانچہ "جمالِ نور" کی نعتیں تشکیل کے ایسے پیرائے میں نظر آتی ہیں جو اظہار کے تمام فنی محاسن سے

Marfat.com

آراستہ ہو۔ ان نعتوں میں لفظوں کی نقاشی بھی ہے۔ آہنگ کی خوش نمائی بھی جذبے کی صداقت بھی اور خیال کی ندرت بھی، یہ وہ عناصر ترکیبی ہیں جن سے ایک اچھی شاعری ظہور میں آتی ہے مگر اس عمل کے لئے محبت اپنا فرض مانگتی ہے محبت کا فرض نعت گو شاعر سے زیادہ اور کون پورا کر سکتا ہے۔ نعت گو شاعر اپنے ہنر کی تخلیق، اس شدید قلبی محبت پر قائم کرتا ہے جو اسے ذات سرورِ کونین سے ہے۔ اس گہری اور مخلصانہ محبت کے نتیجے میں اس کے شعر روحانی صداقتوں کا مظہر بن جاتے ہیں۔ مگر اس تجزیئے کا اطلاق ان شاعروں پر نہیں ہو سکتا جو محض نعتیہ مشاعروں میں شرکت کے لئے نعتیں کہتے ہیں یا فرمائش کی تکمیل کے لئے۔ حالانکہ تمام اردو اصناف سخن میں نعت ہی ایک ایسی صنف سخن ہے جو حفظ مراتب کے باوجود شوق کے اظہار کو طرح طرح کے راستے دکھاتی ہے اور وہ لوگ جو مئے حُبِّ رسالت سے سرشار ہوں وہ تخیل کی اس وادی میں اُتر آتے ہیں جہاں صرف شوق کا اسپ تیز قدم ہی جولانیاں کر سکتا ہے جناب عزیز حاصل پوری عاشق رسول بھی ہیں اور مجنونِ رسالت بھی۔ وہ برسوں سے اس کیفیتِ عشق میں مخمور ہیں۔ نعت کی کوئی بزم ایسی نہیں جو ان کے اور دگردو پیش ہو اور وہ نہ ہوں۔ ادبی صحیفوں کے ورق، شعر کی محفلیں اربابِ ادب کی نشستیں، شاعری کے تذکرے، جہاں جہاں نعت و مناقبت کا شہرہ ہے عزیز حاصل پوری بہرحال ایک نمایاں نام کے طور پر ابھر کر ہمارے سامنے آتا ہے۔ ؎

شاعری میں نعت گوئی ہی لگی ہم کو عزیز
حاصلِ فکرِ سخن ذکرِ شہِ والا رہا

میں سمجھتا ہوں کہ اس دور میں صرف وہی لوگ آگے آ سکتے ہیں جو اشتہار بازی اور ستائش باہمی کے ہنر میں کامل دستگاہ رکھتے ہوں جو "کچھ لو اور کچھ دو" کے اصول کی صلاحیت رکھتے ہوں جو ایک اعلیٰ

Marfat.com

سیاسی بصیرت کے ساتھ اپنی ذات کا مؤثر استعمال بھی کر سکتے ہوں۔ لیکن بے چارے عزیز حاصل پوری جیسے لوگ کہاں جائیں۔ ان کی قناعت پسندی عاجزی اور بندگی نے تو انہیں اس درجہ خاموش کر رکھا ہے کہ طفلِ نو آموز بھی منہ آئے تو کچھ نہ کہہ سکیں۔ ایسے لوگ جیسے عزیز حاصل پوری ہیں، گوشہ نشین، حال مست، قانع، کم امید اور مطمئن۔ دنیا میں بھلا سرکش، خود نما اور قتیلِ انا چا بلدستوں کے شانے سے شانہ ملا کر کیسے آگے بڑھ سکتے ہیں۔ مگر سچائیاں، فریب و دغل مکر و زُور اور حرص و ہوا کی اس "تنگ دنیا" میں بھی اپنا راستہ خود بناتی ہیں۔

عزیز حاصل پوری کو نظر انداز کر کے بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا وہ مسلسل ایک ناقابلِ شکست حوصلے کے ساتھ اسی وادی کے نشیب و فراز سے گزر رہے ہیں۔ گو سماعت اب ان پر بار ہے خاموشی ان کا شعار ہے۔ وہ نہایت ادبی تمکنت کے ساتھ گوشہ نشینی کی زندگی گزار رہے ہیں لیکن پھر بھی ان کے سبدِ سخن کا وہی ہمہمہ ہے۔ ؎

عمر بھر مستغنیٔ دنیا و ما فیہا رہا
جو ترا بیمارِ غم ٹھہرا بہت اچھا رہا

نعت گوئی عام طرزِ سخن سے ان معنوں میں بالکل ایک جداگانہ طرزِ عمل ہے کہ نعت گو شاعر پر حفظِ ادب کی جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں وہ عام شاعری کی بنسبت زیادہ بھی ہیں اور سخت بھی، خاص طور پر احترامِ رسالت اور توقیرِ نبوّت کے مدِّ نظر نعت گو شاعر کو قدم قدم پر احتیاط کرنی پڑتی ہے وہ مبالغے کے ایسے مضامین بھی نہیں باندھ سکتا جن کا تعلق عام شخصی خصوصیات سے ہو۔

"جمالِ نور" کی نعتوں میں شاعر نے جذباتی رومانیت اور روحانی تقرّب کے احساس کا ایسا سنجیدہ اور پُر کیف ماحول بنایا ہے جو شاعری کی فنی

Marfat.com

خوبیوں کے ساتھ ساتھ دربارِ رسالت کے احترام و اکرام کے عین مطابق ہے۔ "جمالِ نور" کی نعتیں زندگی کے اس بلند ترین مقصد کی ترجمان ہیں جو خدا شناسی اور خدا دوستی کا حاصل ہے۔

عزیز حاصل پوری نے "جمالِ نور" کی ان نعتوں کو طرزِ احساس کی ایسی ندرت کے ساتھ لکھا جو کسی قدر احساسِ عصر کے قریب تر معلوم ہوتی ہیں۔ اس لئے ان نعتوں میں شعر و ادب کے نئے تجربوں کا شعور بھی کارفرما نظر آتا ہے۔ ان نعتوں کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ شاعری نے اپنے عہد کی ادبی پیش رفت کو بھی اپنے ذہن میں رکھا ہے اور خاص طور پہ روائتی نعت گوئی اور شاعری کے جدید رویوں کے درمیان ایک مکمل ہم آہنگی پیدا کی ہے۔ یہاں پہنچ کر یقین ہوتا ہے کہ تخیل کی حقیقی بنیاد اس فکر پہ ہے جو آسمانوں سے ذہنوں پہ اُترتی ہے یہ نیساں کے ان صاف، پاکیزہ اور دھلے ہوئے قطروں کی مانند ہے جو براہِ راست بادلوں سے صدف کے منہ میں آ گرتے ہیں۔ اور شاعر کا ذہن اس صدف کے مانند قرار پاتا ہے جو اپنی اہلیت کی بنیاد پر گُہر کی تربیت کرتا ہے۔ چنانچہ شاعری کا حُسن کسی خاص صنفِ سخن سے وابستہ نہیں، جو شاعر بھی اپنی قوتِ فکر اور کمالِ ہُنر سے چاہے اپنی تخلیقِ فن کو نمایاں کر سکتا ہے۔ یہ اور بات کہ اس کے تقاضے دُوسروں سے سوا ہوں۔ بقولِ عزیز حاصل پوری

؎

نعت حبیب کیلئے مدحِ رسول کے لئے
فکر کی رُوح چاہیئے جسمِ تخیّلات میں

عزیز حاصل پوری اردو نعت گو شعرا میں ایک ایسا عہد آفریں اور مکمل نام ہے جو اپنی تمام تر شاعرانہ خصوصیات کے ساتھ ساتھ اُن شخصی

Marfat.com

خوبیوں کا بھی مظہر ہے جو کسی نعت گو شاعر کے لئے ضروری سمجھی جاتی ہیں ۔ ان شخصی خوبیوں سے نعت کے فکری تخیّل میں اعلےٰ درجے کی پاکیزگی کا احساس پیدا ہوتا ہے ۔ میری دانست میں یہ وُہ خوبیاں ہیں جو عمومی شاعری کے لئے ہرگز ضروری نہیں ۔ مگر نعت لکھنے والے شاعر کی خصوصیت قرار پاتی ہیں ۔

مجھے عزیزہ حاصل پوری کے شعری لہجے میں اُن کی شخصی خصوصیات استغنا، تحمل، عاجزانہ بندگی اور انکساری کا پَرتو صاف دکھائی دیتا ہے ۔ میں ان کی توفیقات میں اضافے کا دعا گو ہوں ۔

اسلم رید

Marfat.com

"جمالِ نور" حسنِ عقیدت کا آئینہ

از
پروفیسر صفدر حسین صفدر، صدر شعبۂ فلسفہ گورنمنٹ کالج بوسن روڈ ملتان

اصناف شعر و سخن میں نعت ایسی صنف ہے جو قادر الکلامی اور مہارت تامہ کے بغیر وجود میں نہیں آ سکتی۔ اس صنف میں حزم و احتیاط اور سلیقہ شعاری ضروری ہے۔ نعت ایک ایسی نظم ہوتی ہے جسمیں پیغمبر آخری الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ اوصاف حمیدہ، حضور اکرم کی حیات طیبہ کے اہم واقعات اور آن کے خصائل و شمائل کا ذکر جمیل والہانہ عقیدت سے کیا جاتا ہے۔ اگر محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کسی بے ادبی کا ذرا سا بھی شائبہ ہو تو اُسے نہ نظر انداز کیا جا سکتا ہے اور نہ معاف کیا جا سکتا ہے

جو نعت گو شعراء ادب و احترام کو اپنے ایمان کا جُزو سمجھتے ہیں وہی بارگاہ نبوت میں اپنی والہانہ محبت و عقیدت کا نذرانہ پیش کر سکتے ہیں اور انہی کے کلام کی ہر جگہ پذیرائی ہوتی ہے اور وہ سند کا درجہ حاصل کرتے ہیں۔

عزیز حاصل پوری کا شمار ایسے ہی نعت گو شعراء میں ہوتا ہے۔ ان کی تربیت ایسے معصومانہ ماحول میں ہوئی ہے جہاں حُبِّ رسول، اتباع رسول اور احترام رسول ہی کو سرمایۂ حیات تصور کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا نعتیہ کلام جذب و شوق، ادب و احترام اور عقیدت و سپاس کے جذبات کا آئینہ دار ہے۔

اگر اردو شاعری کا بنظر غائر مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ اردو شاعری کا بیشتر حصہ رسمی اور روایتی ہے۔ بہت سے شعراء ایسے ہیں جنہیں کبھی کسی محبوبہ سے عشق نہیں ہوا مگر وہ فراق یار میں گریہ و زاری کرتے نظر آتے ہیں۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اکثر اردو شعراء کی شخصیت اور ان کی شاعری میں زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے جب ہم عزیز حاصل پوری کی شاعری کا مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کی شاعری

Marfat.com

رسمی اور روائتی نہیں ہے۔ ان کو مذہب سے والہانہ محبت ہے۔ بزرگانِ دین سے عقیدت ہے اور وہ حُبِّ رسول میں ڈوبے ہوئے ہیں ان کی مذہبی شاعری میں صداقت کا بھرپور عکس نظر آتا ہے۔ ان کی شخصیت اور شاعری میں کوئی حدِّ سکندری حائل نہیں۔ وہ مجسمۂ شاعری ہیں ان کے کلام میں علم وادب، معرفت و حقیقت اور لطافت و نزاکت کے پھول ہر جگہ کھلے ہوئے ہیں۔

عزیز حاصل پوری نے انتہائی احتیاط سے عروسِ سخن کو ان تمام زیورات سے آراستہ کیا ہے جو نعت گوئی کے تقدس و احترام کے ساتھ اس کو چار چاند لگاتے ہیں۔ وہ ایک وہبی شاعر ہیں۔ فنکاری و حُسن آفرینی کے لئے فطری اور موزونیٔ طبع شرطِ اولیں ہے۔ یہ خوبی منجانب اللہ ان میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ وہ زبان و بیان پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔ ان کے کلام میں شعری حُسن تخلیقی توانائی اور فکر کا عنصر موجود ہے۔ انہوں نے اب تک جو نعتیں لکھی ہیں وہ صرف مشقِ سخن، شہرت اور مقبولیت کے حصول کے لئے نہیں بلکہ روحانی نقطۂ نظر سے معیاری شعروادب تخلیق کر کے عوام وخواص کے ذہنی معیار کو بلند کرنا ہے تاکہ ذوق وشوق کی تعمیر کے ساتھ جذبات و احساسات کی تہذیب بھی ہو سکے۔

عزیز حاصل پوری کا مجموعۂ نعت "جمالِ نور" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے بے پناہ عشق اور احترامِ رسالت کا آئینہ دار ہے۔ عزیز صاحب کے دل میں حج بیت اللہ اور حاضریٔ مدینہ کی بڑی لگن ہے وہ اس کے لئے حرماں نصیب عاشقوں کی طرح تڑپتے ہیں۔ وہ اپنی اس آرزو کا اظہار اس طرح کرتے ہیں:

مدینے جاؤں تو پھر لوٹ کر نہ آؤں میں
مرا گھر اور کہیں تھا، یہ بھول جاؤں میں

مجھ کو تو ان کے در کی گدائی قبول ہے
منصب کی آرزو ہے نہ ارمان جاہ کا

مجھے عزیز مدینے خدا جو لے جائے — تو پھر نہ لوٹ کے آؤں کبھی مدینے سے

Marfat.com

میرے دل و دماغ فنافی الرسول ہیں   سینے میں ہوں میں ایک سمندر لئے ہوئے

ہیں سینۂ عزیز میں عشقِ نبی کے داغ
شاداب ہے یہ باغِ عقیدت اسی طرح

عزیز صاحب حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کا ذکر اپنی نعت "جشنِ استقبال" میں کس محبت سے کرتے ہیں :-

خوشا وقتیکہ فخرِ دو جہاں کی آج آمد ہے
امیرِ محفلِ کون و مکاں کی آج آمد ہے
تمام اجسامِ عالم از سرِ نو جان پائیں گے
سرِ بزمِ جہاں جانِ جہاں کی آج آمد ہے
سنائیں گے اسے بیچارگی کا حال بیچارے
سنا ہے چارۂ بے چارگاں کی آج آمد ہے

عزیز صاحب نے معراج پر جو نعت لکھی ہے اسی میں وہ منفرد نظر آتے ہیں۔ اس ضمن میں چند شعر دیکھئے :-

محمد مصطفٰے صلِ علےٰ معراج کے دولہا
امیرِ محفلِ ارض و سما معراج کے دولہا
ازل کی صبح کے شمس الضحیٰ معراج کے دولہا
ابد کی شام کے بدر الدجیٰ معراج کے دولہا
وقارِ عالمِ امکاں بہارِ گلشنِ رضواں
نگارِ بزمِ قوسین و دنیٰ معراج کے دولہا

وہ دیارِ رسول کا ذکر کس والہانہ انداز سے کرتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں !

دنیا ہے اک انگشت، مدینہ ہے انگوٹھی
اور اس میں ترا روضہ نگینے کی طرح ہے

یا

Marfat.com

جنت بھی مقدس ہے لیکن کیا بات مدینے کی
جنت کی ہے روح مدینے میں کاشانہ کملی والے کا

یا

تعظیم کو افلاک عقیدت بھی جھکے ہیں
اے صلِّ علیٰ عظمتِ دربارِ مدینہ !

یا

سرزمین طیبہ کا رنگ آسمانی ہے
مصطفےٰ کے رستوں کی شکل کہکشانی ہے

یا

روشن روش مہ طیبہ ترا اُجالا ہے
مدینہ ہم کو اجالوں کا شہر لگتا ہے

عزیز صاحب کا مجموعہ نعت "جمالِ نور" شروع سے لیکر آخر تک محبت اور عقیدت سے بھرا ہوا ہے اور نہ صرف یہ کہ ان کے جذبۂ صادق کا مظہر ہے بلکہ مسلمانوں کے لئے بھی گدازِ قلب حاصل کرنے کا باعث ہوگا۔ میرے نزدیک عزیز صاحب کا نعتیہ کلام ادبی تنقید کے ہر معیار پر پورا اترے گا۔ انہوں نے جو کچھ کہا ہے فطری جذبے سے کہا ہے۔ ان کی ذکاوت اور کمالِ فن کے شواہد جگہ جگہ موجود ہیں۔ چند اشعار ملاحظہ کیجئے۔ :

ظاہر ہے لفظ لفظ سے رتبہ حضور کا
قرآن ہے تمام قصیدہ حضور کا
آیاتِ بیّنات ہیں زلفیں حضور کی
قرآنِ رنگ و نور ہے چہرہ حضور کا

عزیز صاحب کی تمام نعتیں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وستائش سے معمور ہیں ان کے نزدیک حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سرچشمۂ ایمان ویقین اور آپ کا ذکر ترقی وعروج کا ضامن ہے۔ عزیز صاحب فرماتے ہیں :۔

دن کے سینے میں تو ہے شمس الضحیٰ کی روشنی
رات کی آنکھوں میں ہے بدرالدجیٰ کی روشنی

Marfat.com

اللہ اللہ! شرح قرآنِ ھُدیٰ کی روشنی
آیت آیت ہے جمالِ مصطفٰے کی روشنی

عزیز صاحب نے اپنی نعت "قلزم رحمت" میں موجودہ ایمان سوز حالات سے متاثر ہو کر نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر کہا!۔

دنیا میں پھر الحاد کا کہرام ہے برپا
پھر حال وہی آپؐ سے پہلے کی طرح ہے
پھر دین کے جذبات کی اُجڑی ہیں دکانیں
اسلام کا بازار خرابے کی طرح ہے

عزیز صاحب کے نزدیک موجودہ ذلت و رسوائی تباہی و بربادی اور زوال و ادبار سے نکلنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھام لیا جائے اور آپ سے وفا کے تقاضوں کی تکمیل کی کوشش کی جائے۔

اگر ادبی نقطۂ نظر سے "جمالِ نور" کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ اس مجموعے میں شامل تمام نعتیں ایسی ہیں کہ جن میں تخلیقی جوہر، حسنِ بیان، فنی چابکدستی، سنجیدگی، لب و لہجہ کی بلند آہنگی اور نغمگی جیسی تمام صفات پوری طرح جلوہ گر ہیں، ان کی نعت میں غزل کی شان نظر آتی ہے ان کے کلام کا امتیازی اور مخصوص وصف یہی ہے۔ عزیز صاحب جہاں نعت کی دنیا میں منفرد حیثیت کے مالک ہیں وہاں غزل کی اقلیم میں بھی امتیازی حیثیت رکھتے ہیں۔ مختصر یہ کہ مذہبی ادب میں عزیز صاحب کا مجموعہ "جمالِ نور" ایک حسین اضافہ ہے۔

عزیز صاحب کے نعتیہ کلام کی شاعرانہ خوبیوں کا اندازہ مندرجہ ذیل اشعار سے بخوبی کیا جاسکتا ہے۔

کیجئے مدحِ محمد فن کو زیبائی ملے
فکر کو تابش تخیل کو توانائی ملے
سنگریزوں کو ترے ایما سے گویائی ملے
اور پھر ان کے لبوں پہ تیری سچائی ملے

صفدر حسین صفدر

Marfat.com

حمد

ارحم الرّاحمین

سب کا تُو ہے خدا سب سے تُو ہے بڑا
سب کا حاجت رَوا سب کا مشکل کُشا
کوئی تیرے سوا دو جہاں میں نہیں،
احکم الحاکمیں ، ارحم الرّاحمیں

حرف اوّل بھی تو حرف آخر بھی تُو
حرفِ باطن بھی تو حرفِ ظاہر بھی تو
کوئی تیرے سوا دو جہاں میں نہیں
احکم الحاکمیں ارحم الرّاحمیں

سب کا اللہ تُو سب سے آگاہ تُو
صاحبِ جاہ تو اک شہنشاہ تو
کوئی تیرے سوا دو جہاں میں نہیں
احکم الحاکمیں ارحم الراحمیں

تُو ہے ربِّ کریم اے غفورُ الرحیم
اے سمیعؑ علیم اے عزیزُ حکیم
کوئی تیرے سوا دو جہاں میں نہیں
احکم الحاکمیں ارحمُ الراحمیں

Marfat.com

فخرِ ارض و سما

مظہرِ کبریا مصطفیٰ مصطفیٰ — سرورِ انبیاء مصطفیٰ مصطفیٰ

فخرِ ارض و سما مصطفیٰ مصطفیٰ — نازشِ دوسرا مصطفیٰ مصطفیٰ

شانِ ربّ العلیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ — مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

شہریارِ سخا مصطفیٰ مصطفیٰ — تاجدارِ عطار مصطفیٰ مصطفیٰ

دن کے شمس الضحیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ — شب کے بدر الدجیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

جلوۂ حق نما مصطفیٰ مصطفیٰ — حاصلِ ہر ضیا مصطفیٰ مصطفیٰ

سازِ دل کی صدا مصطفیٰ مصطفیٰ — نغمۂ جانفزا مصطفیٰ مصطفیٰ

قبلۂ قدسیاں کعبۂ انس و جاں — صدرِ ملکِ ہُدیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

برگزیدہ نبیؐ برگزیدہ رسول — مجتبیٰ مجتبیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

ہر مرض کی دوا ہر الم کی دوا — دافعِ ہر بلا مصطفیٰ مصطفیٰ

اپنی لے میں کہے جا رہا ہے عزیز
سازِ صلِ علیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

Marfat.com

ظہورِ قدسی

یہ کس حسین کی آمد کا ساز بجتا ہے؟ — کہ آج محفلِ کونین نغمہ پیرا ہے
تخیلات کی دھرتی پہ کون اُترا ہے؟ — تصوّرات کا گلشن بہار افزا ہے
ریاضِ دہر میں یہ کون گُلِ عذار آیا؟ — ریاضِ دہر یہ کس کی مہک سے مہکا ہے
فضائے دہر میں انوار کی ہے ارزانی — فروغ جلنے؟ یہ کس کی تجلیوں کا ہے
یہ کس کے چہرۂ پُر نور کی ہے تابانی! — کہ ذرّہ ذرّہ چمکتا ہے جگمگاتا ہے
یہ نور کس کا جھلکتا ہے چاند سورج میں — یہ کون محفلِ انجم میں جلوہ فرما ہے
بنا رہا ہے یہ ماحول بزمِ عالم کا — ظہورِ سیّدِ لولاک ہونے والا ہے
جہاں میں آج وہ تشریف لانے والے ہیں — کہ انتظار میں جن کے تمام دُنیا ہے
وہ جن کے نور سے فرش اور عرش روشن ہیں — وہ جن کا دہر میں چاروں طرف اُجالا ہے
وہ جن کو مظہرِ پروردگار کہتے ہیں! — وہ جن کا فلسفۂ تربیت اچھوتا ہے

58758

Marfat.com

وہ ایک محسنِ انسانیت غریب نواز ۔۔۔ وہ جن کا نام محمدؐ خدا نے رکھا ہے

وہ ایک صاحبِ خلقِ عظیم و دُرِّ یتیم ۔۔۔ وہ جن کی ذات ہر اک درد کا مداوا ہے

وہ جن کے لطف و کرم کا نہیں شمار کوئی ۔۔۔ وہ جن کے فیض کا جاری جہاں میں دریا ہے

وہ جن کی ذات پہ قدسی درود بھیجتے ہیں ۔۔۔ وہ جن کا جشنِ ولادت خدا مناتا ہے

عزیزؔ آج وہی لائے دہر میں تشریف
انہیں کی دھوم ہے گھر گھر انہی کا چرچا ہے

Marfat.com

جشنِ استقبال

خوشا وقتیکہ فخرِ دو جہاں کی آج آمد ہے
امیرِ محفل کون و مکاں کی آج آمد ہے

زہے قسمت! مکینِ لامکاں کی آج آمد ہے
زمیں پر اِک حسین آسماں کی آج آمد ہے

بچھایا ہے فرشتوں نے پروں کا فرش رستے میں
کہ میرِ کاروانِ اِنس و جاں کی آج آمد ہے

ہوا ہے قدسیوں کو حکم جس کے خیرِ مقدم کا
اس آقائے زمین و آسماں کی آج آمد ہے

منایا جا رہا ہے جشنِ استقبال دنیا میں
کہ محبوب خدائے دو جہاں کی آج آمد ہے

خدائی کا معزز میزباں آکر جو کہلایا
خدا کے اس معزز مہماں کی آج آمد ہے

تمام اسرارِ ہستی وا کیئے اللہ نے جس پر
اُسی رمز آشنائے کُن مکاں کی آج آمد ہے

تمام اجسامِ عالم از سرِ نو جان پائیں گے
سرِ بزمِ جہاں جانِ جہاں کی آج آمد ہے

سنائیں گے اسے بیچارگی کا حال بیچارے
سُنا ہے چارۂ بے چارگاں کی آج آمد ہے

عزیز اب رنجِ دورانِ دہر سے ہو جائے گا رخصت
سکونِ قلب کی تسکینِ جاں کی آج آمد ہے

Marfat.com

بہارِ طرب

اِک انتخاب شدہ شانِ ربّ کی آمد ہے — محمدِ عربی منتخب کی آمد ہے
نگینِ خاتمِ حسنِ طلب کی آمد ہے — کہ آج دُرِ یتیمِ عرب کی آمد ہے
وہ دیکھئے! رُخِ ہستی پہ زلف لہرائی — امیرِ سلطنتِ روز و شب کی آمد ہے
خوشی کے گیت نہ کیوں گائیں طائرانِ چمن — کہ اک عروسِ بہارِ طرب کی آمد ہے
تمام دہر مقامِ ادب میں ڈھل جائے — کہ آج والیٔ ملکِ ادب کی آمد ہے
تمام دہر کا آنا ہے آپ کا آنا ، — حضور آپ کی آمد ہی سب کی آمد ہے
تمام دہر کو مرہونِ تربیت کرنے — تمام دہر میں محبوبِ رب کی آمد ہے
ازل کے روز سے چلنا! اخیر میں آنا — یہ ایک ڈھنگ کی آمد ہے ڈھب کی آمد ہے
مقامِ حمد خدا نے عطا کیا جس کو — اُسی محمدِ عالی نسب کی آمد ہے
یہ دن ہے میری خوشی کا، خدا نے فرمایا — مرے محمدِ رحمت لقب کی آمد ہے

یہ ذکرِ آمدِ جاناں کا فیض ہے شاید!
عزیزؔ طبعِ رسا میں غضب کی آمد ہے

Marfat.com

صاحبِ فکر و نظر

سرِ بزمِ جہاں سب انبیاء کے تاجور آئے سلامی کو فرشتے آسمانوں سے اُتر آئے

نظر جس دم نبیؐ صاحبِ فکر و نظر آئے نقوشِ رازِ فطرت ذہنِ عالم میں اُبھر آئے

جب آئے رحمت العالمیں ایوانِ عالم میں امینِ دہر ہو کر آمنہ بی بی کے گھر آئے

احاطہ کر سکا شانِ محمدؐ کا نہ کوئی بھی، ہزاروں نکتہ داں لاکھوں کروڑوں دیدہ ور آئے

ہمی کو یہ شرف حاصل ہوا کونین میں آقا! تمہی! عرشِ معلّیٰ پر خدا کو دیکھ کر آئے

نگینِ خاتمِ کونین کا درجہ ملا جن کو! وہی دُرِّ یتیم و سیّد والا گہر آئے

ازل میں سب سے پہلے جنکو خالق نے کیا پیدا وہی سُن کر خدا کے آخری پیغام بر آئے

مرے آقا! مرے مولا! یہ ناممکن ہے، ناممکن کوئی سائل تمہارے دَر سے خالی لوٹ کر آئے

عزیز اب یہ تمنّا ہے خدا لائے وہ ساعت بھی
کہ جب اپنے مقدّر میں مدینے کا سفر آئے

Marfat.com

سرورِ کائنات

سرورِ کائنات آئے ہیں
مظہرِ حسنِ ذات آئے ہیں

شانِ قدرت نظر آئے گی
صاحبِ معجزات آئے ہیں

اُن کی ہستی ہے منفرد پھر بھی
دو جہاں گرچہ سات آئے ہیں

ختم کرنے سوال ذاتوں کا
شاہِ والا صفات آئے ہیں

نوشۂ عرش فرشِ عالم پر
لے کے اپنی برات آئے ہیں

جلوہ گر ہیں وہی جدھر دیکھو
مالکِ شش جہات آئے ہیں

مُردنی چھا رہی تھی دُنیا پر
آپ لے کر حیات آئے ہیں

جگمگائی نظر اُداسی کی؛
نیّرِ التفات آئے ہیں

تو بھی کہدے عزیز اپنی بات؛
سب کی سُننے وہ بات آئے ہیں

Marfat.com

لیلۃ الاسریٰ

گئے عرشِ علا پر تاجدارِ لیلۃ الاسریٰ — ملے جا کر خدا سے شہریارِ لیلۃ الاسریٰ

تمام افلاک ہیں منت گزارِ لیلۃ الاسریٰ — کہ گزرے ہر فلک سے شہسوارِ لیلۃ الاسریٰ

نہ کیوں محبوبِ عالم ہو بہارِ لیلۃ الاسریٰ — کہ محبوب خدا ٹھہرے نگارِ لیلۃ الاسریٰ

ستاروں نے چمک پائی رُخِ نوشاہِ اسریٰ سے — بہارِ انجمستاں ہے بہارِ لیلۃ الاسریٰ

دہیں قربان اس پر ہو گئیں فردوس کی راتیں — جہاں لہرائی زُلفِ گل عذارِ لیلۃ الاسریٰ

سواری کو بُراقِ پرفشاں روح الامیں لائے — چلے جب مظہر پروردگارِ لیلۃ الاسریٰ

دکھائی دیتی ہے بزم دنیٰ انوار کی محفل — خدا کا عرش ہے؟ یا جلوہ زارِ لیلۃ الاسریٰ

تمہارے ہی طفیل اس کو ملا ہے یہ شرف آقا — تمہی ہو ایک وجہ اقتدارِ لیلۃ الاسریٰ

ہے سبحان الذی اسریٰ رقم قرآنِ اقدس میں — بنا قرطاسِ قدرت شاہکارِ لیلۃ الاسریٰ

سرِ میخانۂ اسریٰ ہجومِ عشق و مستی ہے — ہجومِ عشق و مستی بادہ خوارِ لیلۃ الاسریٰ

منوّر ہے عزیزؔ ان کی تجلّی سے جہاں سارا
"جہاں افروز" ہیں نقش و نگارِ لیلۃ الاسریٰ

Marfat.com

معراج کے دولہا

محمد مصطفےٰ صلِّ علیٰ معراج کے دولہا — امیرِ محفلِ ارض و سما، معراج کے دولہا

ازل کی صبح کے شمس الضحیٰ! معراج کے دولہا — ابد کی شام کے بدر الدجیٰ! معراج کے دولہا

تمہی ہو راز دارِ احل اتیٰ! معراج کے دولہا — تمہی ہو مظہرِ شانِ خدا! معراج کے دولہا

یتیمِ مکہ! محبوبِ خدا معراج کے دولہا — شفیع المذنبین خیر الوریٰ معراج کے دولہا

مرے آقا مرے حاجت روا معراج کے دولہا — مرے مولا مرے مشکل کشا! معراج کے دولہا

نگینِ خاتمِ دوراں! حسینِ کعبۂ یزداں — امینِ عظمتِ ہر دوسرا، معراج کے دولہا

وقارِ عالمِ امکاں بہارِ گلشنِ رضواں — نگارِ بزمِ قوسین و دنیٰ معراج کے دولہا

نبی صاحبِ قرآں! کتابِ دہر کے عنواں — امام الانبیاء، صدر العلیٰ، معراج کے دولہا

حبیبِ خالقِ یکتا! خطیبِ مسجدِ اقصےٰ — طبیبِ دردمندانِ وفا! معراج کے دولہا

قسم والفجر کی! وجہ فروغِ بزمِ ہستی ہے — تمہارے روئے تاباں کی ضیا! معراج کے دولہا

ہماری ہر صدا ہے بربطِ ہستی کا اک نغمہ — تمہی ہو سازِ فطرت کی نوا، معراج کے دولہا

گزر کر ہر فلک سے آپ پہنچے آنِ واحد میں — شبِ اسریٰ! سرِ عرشِ علا! معراج کے دولہا

ابھی تو امِ ہانی کے یہاں آرام فرما تھے — ابھی ہیں عرش پر جلوہ نما، معراج کے دولہا

Marfat.com

کیا سارے رسولوں میں خدا نے منتخب تم کو — عُلُوِّ معراج کا تم کو ملا! معراج کے دُولہا

مسیح اللہ کی تم ہو بشارت اے تعالی اللہ — خلیل اللہ کی تم ہو دعا! معراج کے دُولہا

مرے ظلمت کدہ پر بھی کوئی نوری کرن للہ! — مہِ قوسین و خورشیدِ دنیٰ! معراج کے دُولہا

پریشانیٔ عزیزِ مضمحل کی تم پہ روشن ہے

اسے بھی ہو سکونِ دل عطا! معراج کے دُولہا

Marfat.com

قرآنِ رنگ و نور

ظاہر ہے لفظ لفظ سے رُتبہ حضور کا
قرآن ہے تمام قصیدہ حضور کا!

جن کو خُدا نے دی ہے نظر، دیکھتے ہیں وہ
کونین کی فضاؤں میں جلوہ حضور کا

انوار کی فصیل رہی اُس کے درمیاں
پڑتا زمیں پہ کس طرح سایہ حضور کا

لاریب آپ مظہرِ پروردگار ہیں
لوحِ ازل پہ درج ہے درجہ حضور کا

آیاتِ بیّنات ہیں زلفیں حضور کی
قرآنِ رنگ و نور ہے چہرہ حضور کا

شاہِ زمن ازل سے ابد تک حضور ہیں
ہو کیوں نہ ہر زمانہ! زمانہ حضور کا

تخلیقِ کائنات ہوئی آپ کے طفیل
تخلیقِ کائنات ہے صدقہ حضور کا

مومن کے دل میں آپ کا نقشِ جمیل ہے
مومن کا دل ہے آئینہ خانہ حضور کا

جب آمنہ کے گھر ہوئے جلوہ نما حضور
یا ربِّ اُمتی تھا وظیفہ حضور کا

بزمِ جہاں میں کعبے کا کعبہ کہیں جسے
روضہ ہے وہ حضور کا روضہ حضور کا

Marfat.com

منشور، ایک ایک حدیث حضور پاک　　دستور، ایک ایک مقولہ حضور کا

کیا ذکر اُمتوں کا؟ نبی و رسول بھی،　　محشر میں ڈھونڈتے ہیں وسیلہ حضور کا

ہو اعتبارِ ذوقِ نظر میں جو پُختگی

دیدار ہو عزیزؔ ہمیشہ حضور کا

Marfat.com

سراپا محمدؐ

فرشتے ہوئے آستاں پر سلامی، ترانے مسرت کے حوروں نے گائے
ہوا جلوہ گر چاند جب آمنہ کا، زمین و فلک نور سے جگمگائے

ملی دولتِ دوجہاں آمنہ کو، حبیبِ خدا آمنہ کے گھر آئے
کسی اور کی یوں نہ تقدیر جاگی! کسی اور نے یہ مدارج نہ پائے

غریبوں یتیموں کی بھیگی ہیں پلکیں، مسرت کے آنسو نمایاں ہیں ان پر
لٹائینگے جود و کرم کے جو موتی، وہ دُرِّ یتیم آج تشریف لائے

یہ وہ آئینہ ہے کہ اس آئینے میں نظر آئینہ ساز خود آ رہا ہے
کھڑے ہیں تحیّر کے عالم میں قدسی رُخِ مصطفٰے پر نگاہیں جمائے

محمدؐ کو اہلِ نظر نے جو دیکھا تو آئے نظر وہ سراپا محمدؐ
محمدؐ کی تخلیق سے اپنی قدرت کے خالق نے دنیا کو جلوے دکھائے

جو آتا ہے دنیا میں آتا ہے خالی، کوئی چیز لاتا نہیں ساتھ اپنے
مگر میرے مولا کا فیضان دیکھو کہ وہ آئے تو دو جہاں ساتھ لائے

مرا سینہ آکر مدینہ بنایا، مرے دل کے اُجڑے نگر کو بسایا!
عزیز اپنی تقدیر پر میں ہوں نازاں کہ مولا مرے کل میرے خوابوں میں آئے

Marfat.com

مظہرِ یزداںؐ

قرآں کی رُو سے جلوۂ قرآں کہیں جسے
قرآں کی رُو سے مظہرِ یزداں کہیں جسے
قرآں کی رُو سے فخرِ رسولاں کہیں جسے
قرآں کی رُو سے نازشِ دوراں کہیں جسے
کونین میں وہ ایک محمد کی ذات ہے
مضمونِ کائنات کا عنواں کہیں جسے

صبحِ ازل کا نیّرِ تاباں کہیں جسے
شامِ ابد کا ماہِ درخشاں کہیں جسے
ہر سمت روشنی کا گلستاں کہیں جسے
ہر سمت رنگ و نور کا ساماں کہیں جسے
کونین میں وہ ایک محمد کی ذات ہے
مضمونِ کائنات کا عنواں کہیں جسے

وجہِ نمودِ عالمِ امکاں کہیں جسے
ربّ جہاں کا خلق پہ احساں کہیں جسے
پیغمبری میں حاکم و سلطاں کہیں جسے
دانشوری میں سرورِ عرفاں کہیں جسے
کونین میں وہ ایک محمد کی ذات ہے
مضمونِ کائنات کا عنواں کہیں جسے

ہر دور میں نبی نبیاں کہیں جسے
ہر دور میں رسولِ رسولاں کہیں جسے
ہر دور میں پیمبرِ ذیشاں کہیں جسے
ہر دور میں شہنشہِ شاہاں کہیں جسے
کونین میں وہ ایک محمد کی ذات ہے
مضمونِ کائنات کا عنواں کہیں جسے

Marfat.com

علم و ادب کا ایک دبستاں کہیں جسے — اُمّی لقب فقیہہ فقیہاں کہیں جسے
نکتہ شناس نکتہ شناساں کہیں جسے — دانائے رازِ فلسفہ داناں کہیں جسے
کونین میں وہ ایک محمد کی ذات ہے
مضمونِ کائنات کا عنواں کہیں جسے

نورِ جمالِ محفلِ خوباں کہیں جسے ! — حسنِ کمالِ گلشنِ رضواں کہیں جسے
جاہ و جلالِ کعبۂ یزداں کہیں جسے — آئینہ دارِ جلوۂ رحماں کہیں جسے
کونین میں وہ ایک محمد کی ذات ہے
مضمونِ کائنات کا عنواں کہیں جسے

درِ یتیم و گوہر تاباں کہیں جسے ! — بزمِ جہاں کی شمع فروزاں کہیں جسے
الفت کا دین عشق کا ایماں کہیں جسے — تسکینِ روح و جانِ دل و جاں کہیں جسے

کونین میں وہ ایک محمد کی ذات ہے
مضمونِ کائنات کا عنوں کہیں جسے

دنیا میں رنج و درد کا درماں کہیں جسے — عقبیٰ میں ایک شافعِ عصیاں کہیں جسے
ہر گام پر رفیقِ غریباں کہیں جسے — ہر موڑ پر شفیقِ یتیماں کہیں جسے
کونین میں وہ ایک محمد کی ذات ہے
مضمونِ کائنات کا عنواں کہیں جسے

بے مثل و بے نظیر اک انساں کہیں جسے — بیکس نواز محسنِ دوراں کہیں جسے
محبوبِ حق محبِّ محباں کہیں جسے — ہر دلعزیز راحتِ جاناں کہیں جسے
کونین میں وہ ایک محمد کی ذات ہے
مضمونِ کائنات کا عنواں کہیں جسے

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

عرش تے رب اک بزم بنائی صلی اللہ علیہ وسلم
تیریاں رنگاں نال سجائی صلی اللہ علیہ وسلم

رات ہنیری سر تے آئی صلی اللہ علیہ وسلم
مدنی چناں ادے روشنائی صلی اللہ علیہ وسلم

خلقیا خالق نہیں جد تینوں، دتا نام محمد تینوں
اگے تیرے خلق نوائی صلی اللہ علیہ وسلم

رب تیرا میلاد منایا، نبیاں دا اجلاس بلایا
سب نوں تیری شان وکھائی صلی اللہ علیہ وسلم

توں ایں اک محبوب خدا دا، طالب تے مطلوب خدا دا
تیرا خدا اے تیری خدائی صلی اللہ علیہ وسلم

ہر شے دے وچ تیرا جلوہ، تیرا جلوہ حق دا جلوہ
جلویاں دی اے جلوہ نمائی صلی اللہ علیہ وسلم

کیتا رب نے تیم جے تینوں دتے نال ایہہ رتبے تینوں
کن دی کان تیرے ہتھ آئی صلی اللہ علیہ وسلم

اوہنے تینوں گودی پایا، نالے اپنے سینے لایا
سی خوش بخت حلیمہ دائی صلی اللہ علیہ وسلم

پورب پچھم اتر دکھن، ہر پاسے تیرا اے چانن
نوروں نور اے ساری خدائی صلی اللہ علیہ وسلم

رب تینوں مختار بنایا، نبیاں دا سردار بنایا
توں سب تے سرداری پائی صلی اللہ علیہ وسلم

اوہنوں سد مدینے سخیا! ویکھ لوے او روضہ تیرا
پاوے فیر عزیز رہائی صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

کس سے بیاں ہوں اُن کے فضائل صلی اللہ علیہ وسلم
ذات اُن کی کونین کا حاصل صلی اللہ علیہ وسلم

بہتر بہتر اُولیٰ اولیٰ برتر برتر اعلیٰ اعلیٰ
ماضی سے اُنکا مستقبل صلی اللہ علیہ وسلم

آگئے وہ تو ناممکن تھا سچ کے آگے جھوٹ ٹھہرتا
آیا حق تو بھاگا باطل صلی اللہ علیہ وسلم

اُن کی ضیا سے سینۂ عالم لگتا ہے انوار کا دریا
وہ ہیں وجہ روشنئ دل صلی اللہ علیہ وسلم

دُنیا میں بھی گھر گھر چرچا عقبیٰ میں بھی دُھوم مچی ہے
ذکر ہے اُن کا محفل محفل صلی اللہ علیہ وسلم

باغ عطا کے مالی ہیں وہ ملکِ سخا کے والی ہیں وہ
ہم سب اُنکے در کے سائل صلی اللہ علیہ وسلم

جس کی لطافت سے انساں کو خالق نے تخلیق کیا ہے
آپ ہیں اک وہ جوہرِ قابل صلی اللہ علیہ وسلم

ہے جو دلیل ختم نبوت اور خدا کی خاص اک نعمت
لائے ہیں آپ وہ دینِ کامل صلی اللہ علیہ وسلم

تجھکو عزیز تمنا ہے گر خواب میں آئے کملی والا
پڑھ یا ایّھا المزّمّل صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

قائدِ رُسل

کِس سے بیاں علو ہو تیری بارگاہ کا
تجھ کو لقب مِلا ہے رسالت پناہ کا

کب شائبہ ہے اس میں کسی اشتباہ کا
تم نے کیا جو پیش تصوّر اِلٰہ کا

بار اُس کو لے گیا کرم ان کی نگاہ کا
منجدھار میں پھنسا تھا جو بیڑا گناہ کا

اُن کا جمال تو ہے فروغِ تجلّیات
آئینہ صاف چاہئیے اپنی نگاہ کا

تیرے رُخِ صبیح سے جو پھر گئی نظر
مُنہ دیکھنا پڑا اُسے روزِ سیاہ کا

اے مہرِ کلِّ وانِ جہاں، قائدِ رُسل
سالار ایک تُو ہے خدا کی سپاہ کا

مجھ کو تو ان کے در کی گدائی قبول ہے
منصب کی آرزو ہے نہ ارمان جاہ کا

چاہت ہے آنسوؤں کی روانی میں دید کی
گویا کہ چشمِ تر ہے مِری چشمہ چاہ کا

چاہا جسے خدا نے اُسے چاہنے لگا!
کیا حُسن ہے عزیزؔ کے حُسنِ نگاہ کا

Marfat.com

تزئینِ روزگار

تری نمود فضائے بہار کی تزئین
تجھی سے ہے چمنِ روزگار کی تزئین

جمالِ یار ہے شبستانِ یار کی تزئین
خدا کا حُسن ترے جلوہ زار کی تزئین

زمیں گلوں سے مزیّن فلک ستاروں سے
قدم قدم ہے تری رہگزار کی تزئین

قسم ہے زلفِ سیاہ و رخِ منوّر کی
ترا جمال ہے لیل و نہار کی تزئین

نہیں حسین کوئی اور خطّۂ دنیا میں
دیارِ حُسن ہے تیرے دیار کی تزئین

ترے جمال سے روشن یقین کی محفل
ترا خیال مرے اعتبار کی تزئین

دیارِ خواجۂ کونین کا تصوّر ہے!
دلِ عزیزِ غریب الدیار کی تزئین

Marfat.com

جوئے محمدؐ

والّیل مجلّہ ہے گیسوئے محمدؐ کا قوسین نمونہ ہیں ابروئے محمدؐ کا
اک ہاتھ میں اوّل ہے اک ہاتھ میں آخر ہے پھیلاؤ کوئی دیکھے بازوئے محمدؐ کا
تعریف خدا نے بھی قرآن میں کی اسکی چرچا ہے خدائی میں حسن خوئے محمدؐ کا
توقیر ہے یوں اہلِ اسلام میں قرآں کی قرآن خلاصہ ہے اک رُوئے محمدؐ کا
اک اُنکی نظر میں ہے دو کون کی گہرائی؛ اندازہ کروگے کیا؟ تم جُوئے محمدؐ کا
بھاتا نہ تجھے زاہد فردوس کا منظر بھی نظارہ جو کر لیتا تو کوئے محمدؐ کا

شاعر کے تخیّل کا گلزار مہک اُٹھا
جھونکا جو عزیزنہ آیا خوشبوئے محمدؐ کا

Marfat.com

صبحِ ازل

رُخ سے ہٹائی زلف خیرالانام نے — صبحِ ازل کی آ گئی تصویر سامنے

تعریف جس کی ہو نہیں سکتی کسی طرح — تحسین پائی ہے وہ محمد کے نام نے

ذرّے ستارے بنتے گئے ہیں اُدھر اُدھر — دیکھا جدھر جدھر شہِ طٰہٰ مقام نے

بن کر امام آئے تمام انبیا، مگر — مانا امام اپنا تمہیں ہر امام نے

وہ قول دہر کے لئے دستور بن گیا — فرمادیا جو منہ سے رسولِ انام نے

کی بزمِ کُن فکاں کی صدارت ازل کے روز — پیغمبروں کے صدر علیہ السلام نے

امرت ہے، ذائقے میں ترے نام کی مٹھاس — چُوما ہے یُوں اسے لبِ ہر تشنہ کام نے

واللہ گرنے والے گریں گے نہ اب کبھی — وہ آ گئے ہیں دیکھئے گرتوں کو تھامنے

ہے نعت گو حضور کا بیکس عزیز بھی
اعلیٰ کہی یہ نعت اس ادنیٰ غلام نے

Marfat.com

ذکرِ شہِ والا !

تیرے سر آقا خدا کے قرب کا سہرا رہا
تو ہی صدرِ محفلِ قوسین او ادنیٰ رہا

اس کی ضو سے میرا سینہ رشکِ صد سینہ رہا
دل میں یادِ مصطفےٰ کا اک دیا جلتا رہا

عمر بھر مستغنیٔ دنیا و مافیہا رہا
جو ترا بیمارِ غم ٹھہرا بہت اچھا رہا

ذہن میں ان کا تصور بار بار آتا رہا
عالمِ تنہائی میں بھی میں کہاں؟ تنہا رہا

چاند تارے بھی تھے لیکن عالمِ کونین میں
خوبصورت اک نگینہ گنبدِ خضرا رہا

محفلِ کونین چمکی اس کے رنگ و نور سے
حسنِ محفل آمنہ کی آنکھ کا تارا رہا

میرے آقا آکے جس کو دے گئے بیداریاں
عالمِ رؤیا کہاں وہ عالمِ رؤیا رہا

قبر میں خود آ گئے وہ رہنمائی کے لئے
زندگی بھر عشق جن کا رہنما میرا رہا

زیرِ دامانِ کرم ایک ایک کو لیتے گئے
حشر میں ان کو خیال ایک ایک عاصی کا رہا

شاعری میں نعت گوئی ہی لگی ہم کو عزیز
حاصلِ فکرِ سخن ذکرِ شہِ والا رہا

Marfat.com

جنّت کی رُوح!

مستِ مئے عرفانِ حق ہے مستانہ کملی والے کا
اور شمع ہُدیٰ دنیا کے لئے پروانہ کملی والے کا

اسرار و رموزِ ہستی کا انبار ہے اس کے سینے میں
گنجینۂ دانش ہے گویا دیوانہ کملی والے کا

ہر دور کے بادہ خوار فیضِ چشمِ کرم فرماتے ہیں
ہر دور میں گردش کرتا ہے پیمانہ کملی والے کا

توحید کے مے آشام یہاں سرشار ہمیشہ رہتے ہیں
میخانۂ عشق و مستی ہے میخانہ کملی والے کا

جبریل و میکائیل وہاں کرتے ہیں وزارت آقا کی
افلاک پہ بھی ہے دربارِ شاہانہ کملی والے کا

جنّت بھی مقدس ہے لیکن کیا بات عزیزؔ مدینے کی
جنّت کی ہے رُوح مدینے میں کاشانہ کملی والے کا

Marfat.com

مظہر نُور خدا

کیجئے مدحِ محمدؐ فن کو زیبائی ملے
فکر کو تابش ! تخیّل کو توانائی ملے

سنگریزوں کو ترے ایما سے گویائی ملے
اور پھر اُن کے لبوں پر تیری سچائی ملے

دہر میں جتنے بھی آقا ! تیرے سودائی ملے
دیدہ و دل میں لئے حق کی شناسائی ملے

کہہ رہی ہے مظہرِ نورِ خدا کو یہ بشر !
کاش اس دنیائے نابینا کو بینائی ملے

اے سحابِ جہاں ! کونین کے رُوحِ رَواں
جلوہ جلوہ تجھ میں اعجازِ مسیحائی ملے

منفرد آقا ! تمہارے فیض کا انداز ہے
جو تمہارے دَر پہ آئے اس کو دارائی ملے

یہ تمنا کم نہیں کچھ دولتِ کونین سے
اور کیا ؟ تجھ کو مدینے کی تمنائی ملے

وہ اُٹھا کر مجھ کو ملتاں سے مدینے پھینک دے
کاش ایسی گردشِ دَوراں کو انگڑائی ملے

کہنے کو نعتِ رسالت ہم جہاں بیٹھیں عزیزؔ
حرف کی پہچان سے پہلے نہ گویائی ملے

Marfat.com

نغمۂ احساں

سازِ دل مضرابِ ایماں سے بجاتے جائیے ۔۔۔ ساتھ طیبہ کی غزل بھی گنگناتے جائیے

محسنِ انسانیت کے گیت گاتے جائیے ۔۔۔ اُن کے ہر احسان کو نغمہ بناتے جائیے

"جشنِ میلاد النبی" پیہم مناتے جائیے ۔۔۔ سُنتِ یزداں بروئے کار لاتے جائیے

ان کے ہر فرمان پر ایماں لاتے جائیے ۔۔۔ جان کر قرآن سینے سے لگاتے جائیے

بادہ آشامو! سرِ میخانہ عشقِ رسول! ۔۔۔ مستیوں میں ڈوب کے پیتے پلاتے جائیے

بھیجتے رہیے درود ان پر کہ دُوری دُور ہو ۔۔۔ ہاں! اسی رفتار سے نزدیک آتے جائیے

ذکر ہر دم ہو لبوں پہ آمنہ کے چاند کا ۔۔۔ اس کی ضو سے محفلوں کو جگمگاتے جائیے

جو ازل میں باعثِ تخلیقِ دو عالم بنا ۔۔۔ یا رسول اللہ! وہ جلوہ دکھاتے جائیے

یا شفیع المذنبیں! یا رحمۃ اللعالمین ۔۔۔ عاصیوں کی حشر میں بگڑی بناتے جائیے

وجہِ تسکینِ دل و جاں ہم کو ہے یاد آپکی ۔۔۔ بہرِ تسکینِ دل و جاں یاد آتے جائیے

نعت کہتے جائیے شاہِ رسالت کی عزیزؔ

اور اپنے حُسنِ فن کی داد پاتے جائیے

Marfat.com

صلّوا علیہ وآلہٖ

وہ قلب طور ہے جس میں ترا جمال رہے
وہ ذہن عرش ہے جس میں ترا خیال رہے

تمہارا لطف جو آقا شریکِ حال رہے
مزاجِ گردشِ دوراں میں اعتدال رہے

جہاں جلال پہ غالب ترا جمال رہے
وہاں کہاں کسی خدشے کا احتمال رہے

غمِ نبی میں سدا زندگی نہال رہے
مجھے نصیب یہی لذتِ کمال رہے

تمہاری مثل نہ پیدا ہوا کوئی انساں،
تمام دہر میں بن کر تم اِک مثال رہے

وہ ہر محال کو ممکن بنانے آئے ہیں!
محال ہے کہ محال اب کوئی محال رہے

چمک دمک میں ستاروں سے بھی فزوں ٹھہرے
وہ ذرّے جو تری راہوں میں پائمال رہے

طلب سے یوں وہ سوا سائلوں کو دیتے ہیں
کہ پھر کسی کو نہ کچھ حاجتِ سوال رہے

وظیفہ صلّوا علیہ وآلہٖ کا عزیز!
مرے لبوں پہ سدا معصیت کی ڈھال رہے

Marfat.com

بدر الدجیٰ

دن کے سینے میں تو ہے شمس الضحیٰ کی روشنی
رات کی آنکھوں میں ہے بدر الدجیٰ کی روشنی

اللہ اللہ! شرحِ قرآنِ ھُدیٰ کی روشنی
آیت آیت ہے جمالِ مصطفٰے کی روشنی

ماہِ طیبہ کی ضیا، مہرِ دَنیٰ کی روشنی
بن گئی کاشانۂ ارض و سما کی روشنی

آپ ٹھہرے ہیں کبھی غارِ حرا کی روشنی
بن گئے ہیں پھر کبھی عرشِ عُلا کی روشنی

ہے سرور افزا ترے حُسنِ عطا کی روشنی
کیف پرور ہے کفِ دستِ سخا کی روشنی

Marfat.com

دیکھنے والی نظر سے جس طرف بھی دیکھئے!
رُو نما ہے مظہرِ نورِ خُدا کی روشنی

ہر ستارہ ہے خرامِ ناز کا منّت گزار
ہر ستارے میں ہے تیرے نقشِ پا کی روشنی

گُونج پیدا کر رہی ہے محفل کونین میں!
روح پرور نغمۂ صلِّ علیٰ کی روشنی

اُس سے تیرہ نصیبوں کے اُجاگر ہو گئے
آپ نے آ کر جو دنیا کو عطا کی روشنی

اس کا سینہ طورِ سینا اُس کا دل عرشِ عُلےٰ،
جس کے سینے میں ہے عشقِ مصطفےٰ کی روشنی

ذوقِ نعتِ مصطفےٰ پیدا کرو دِل میں عزیز!
چاہیئے تم کو اگر فکرِ رسا کی روشنی

Marfat.com

ساقیٔ رحمت

شان ہو کس سے بیاں اللہ کے پیغام کی!
آیت آیت ہے زباں پیغمبر اسلام کی

ساقیٔ رحمت اِدھر بھی کوئی گردش جام کی
سوئے فیضانِ نظر ہے آنکھ تشنہ کام کی

مصطفےٰ کا نام نامی ہے محمد اِس لئے
عظمتیں ظاہر ہوئیں اس سے خدا کے نام کی

آمنہ کا چاند جب زلفیں بکھیرے آ گیا
جگمگا اٹھی دہیں تقدیر صبح و شام کی

"ذکرِ سبحان الذی اسریٰ" شب اسریٰ سے ہے
چل رہی ہے عرش پر تسبیح ان کے نام کی

میرے آقا رحمتوں کا بیکراں دریا ہے تُو
ہر طرف ہیں موجزن لہریں ترے اکرام کی

پھر عطا ہوں دہر کو ایمان کی تابانیاں
پھیلتی جاتی ہیں پھر تاریکیاں اوہام کی

کانپ کانپ اٹھتا ہوں اپنا "روزنامہ" دیکھ کر
لاج تیرے ہاتھ ہے آقا مرے انجام کی

نعت گوئی کیوں نہ ہو تیرے لئے آساں عزیز
تجھ کو بخشی ہے خُدا نے روشنی الہام کی

Marfat.com

قلم کاریاں

فلک ضوفشاں ہیں محمدؐ کے صدقے
یہ تابانیاں ہیں محمدؐ کے صدقے

شجر با زباں ہیں محمدؐ کے صدقے
حجر، نغمہ خواں ہیں محمدؐ کے صدقے

ہر لوح کونین حسنِ ازل کی !
قلم کاریاں ہیں محمدؐ کے صدقے

زمیں پھول پھول، آسماں انجم انجم
یہ گل کاریاں ہیں محمدؐ کے صدقے

مہ و مہر و انجم فلک منزلوں کے
ابھرتے نشاں ہیں، محمدؐ کے صدقے

رواں حق تعالیٰ کی رحمت کے دریا
گراں تا گراں ہیں محمدؐ کے صدقے

ازل سے زمانے میں شام و سحر کے
رواں کارواں ہیں محمدؐ کے صدقے

منوّر منوّر، درخشاں درخشاں
تمام آسماں ہیں محمدؐ کے صدقے

عزیزؔ اپنی قسمت پہ ہے ناز ہم کو
کہ ہم نعت خواں ہیں محمدؐ کے صدقے

Marfat.com

نعتِ معطّر

ترے جمال کی خوشبو، خیال کی خوشبو
بسی ہے قلب و نظر میں کمال کی خوشبو

زمیں پہ پھولوں میں افلاک پر ستاروں میں
روش روش ہے ترے خد و خال کی خوشبو

فضائے دہر کو مہکا رہی ہے اُٹھ اُٹھ کر
نگارِ بارگہ ذو الجلال کی خوشبو

مشامِ زلفِ بہاراں نہ کیوں معطّر ہو
بسی ہے اس میں ترے بال بال کی خوشبو

نثار تجھ پہ جہاں کی تمام خوشبوئیں
نہیں ہے کوئی بھی تیری مثال کی خوشبو

نظر سے تو سہی اوجھل، مگر ہے دل میں مکیں
جُدائی میں بھی ہے تیرے وصال کی خوشبو

قریب داورِ محشر حبیبؐ جب پہنچے
جلال پر ہوئی غالب جمال کی خوشبو

جمال کے لیے حُوروں نے بانٹ لی وہ تمام
ریاضِ خلد میں رنگِ بلال کی خوشبو

عزیزؔ کیسے نہ ہوں میرے اشکِ غم مجھ کو!
ہے ان میں سیدہ زہرہ کے لال کی خوشبو

Marfat.com

جمالِ نور

مدینے جائیں تو پہلے یہ ایک بات کریں
بیاں حضور سے ہم دل کی واردات کریں

نگاہ جانبِ سرکارِ شش جہات کریں
پھر اک نظارۂ آیاتِ بیّنات کریں

نثار گنبدِ خضریٰ پہ کائنات کریں
تو جالیوں پہ نچھاور تجلّیات کریں

عمل کے حُسن کو وابستۂ حیات کریں
نبی کے عشق کو خضرِ رہِ نجات کریں

جدھر حضور کبھی چشمِ التفات کریں
گناہگاروں کی آسان مشکلات کریں

تصوّرات میں لا کر جمالِ نورِ ازل
تصوّرات کو حُسنِ تصوّرات کریں

سجا کے محفلِ میلادِ ماہِ طیبہ کی
ہم اپنی شامِ تمنا کو چاند رات کریں

عُلا سے عرش پہ ہو کر جو ہمکلام آئے
کلیمِ طور اب آئیں اور اُن سے بات کریں

رُخِ جلال پہ زلفِ جمال لہرا کر
حضور حشر میں یک جا دن اور رات کریں

رسُول میں نظر آئے خدا کا جلوہ ہمیں
نگاہِ غور سے گر ہم مشاہدات کریں

عزیز نعت پہ رکھیں یقین بخشش کا
دماغ کو نہ اسیرِ توہمات کریں

Marfat.com

رسول عربی
(صلی اللہ علیہ وسلم)

آپ ہیں سید ابرار رسول عربی
بزمِ کونین کے سردار رسول عربی

آپ ہیں نور کی سرکار رسولِ عربی
ہر طرف آپ ضیا بار، رسول عربی

فرش ہے آپ سے گلزار، رسول عربی
عرش، آئینۂ انوار، رسولِ عربی

آپ ہیں رحمت غفار، رسول عربی
ہم گنہگار و سیہ کار، رسول عربی

ناظمِ کون و مکاں! آپ کو خالق نے کیا
آپ ہیں مالک و مختار، رسولِ عربی

آپ کے گنبدِ خضرا کی تجلّی پہ نثار
کعبۃ اللہ کے انوار، رسولِ عربی

دہر کی بات کوئی آپ سے پوشیدہ نہیں
آپ ہیں محرم اسرار، رسولِ عربی

قافلہ ایک خدائی کا ازل سے ہے رواں
آپ ہیں قافلہ سالار، رسول عربی

قابلِ رشک ملی صحتِ ایماں اس کو
جو ہوا آپ کا بیمار، رسول عربی

Marfat.com

کسی قیمت پہ نہ دنیا کی مسرت لے گا
آپ کے غم کا خریدار رسولِ عربی

آپ کا نام بہر گام ہے دنیا کے لئے
بہرِ تسکین دلِ زار، رسولِ عربی

آپ کے عشق سے ہر عزم ہے پتھر کی لکیر
ورنہ، اک ریت کی دیوار، رسولِ عربی

بخدا آپ کے اذکار میں پاتا ہے سکوں
یہ عزیزِ ہمہ افکار، رسولِ عربی!

Marfat.com

عرفانیات

سازِ کونین ترا مدح سَرا لگتا ہے　　لبِ ہر ذرّہ لبِ صلِّ علیٰ لگتا ہے

مرے آقا! تری شوکت کا علو، کیا کہنا　　بادشاہ بھی ترے کوچہ میں گدا لگتا ہے

نہ ملا! دونوں جہاں میں کوئی تجھ سا آقا!　　تو ہی اِک صاحبِ لولاک لما لگتا ہے

تونے چاہا جسے! اللہ نے چاہا اُس کو　　ترا محبوب تو محبوبِ خدا لگتا ہے

گونجتا ہے جو تری یاد کا نغمہ دل میں　　عظمتِ زمزمۂ صلِّ علیٰ لگتا ہے

تجھ کو پہچان کے دنیا نے خدا کو جانا　　ترا عرفان تو عرفانِ خدا لگتا ہے

تم ہو وہ شاہ کہ منگتا بھی تمہارے در کا　　والیٔ سلطنتِ ارض و سما لگتا ہے

آپ کی زُلف کا سایہ بھی گھنا ہے اتنا!　　سر پہ کونین کے رحمت کی گھٹا لگتا ہے

سارے قرآن میں تعریفِ محمد ہے عزیزؔ
سارا قرآن محمّد کی ثنا لگتا ہے

Marfat.com

ماہِ دَنیٰ

دل کی زُباں کو نغمہ سرا کر رہا ہوں میں ہونٹوں کو سازِ صلِّ علیٰ کر رہا ہوں میں

محبوبیت کو جلوہ نما کر رہا ہوں میں محبوبِ کبریا کی ثنا ء کر رہا ہوں میں

خلوت کدہ میں حشر بپا کر رہا ہوں میں ذکرِ شفیع روزِ جزا کر رہا ہوں میں

معراج آسمانِ دنیٰ کر رہا ہوں میں فرشِ زمیں کو عرشِ عُلا کر رہا ہوں میں

دل کو نثار ماہِ دنیٰ ! کر رہا ہوں میں ذرّے کو آفتاب نما کر رہا ہوں میں

مجھ پر کرم ہے محرم راز و نیاز کا راز و نیاز عشق کو وا کر رہا ہوں میں

صحرائے دل میں لا کے مدینے کا گلستاں غم کی فضا کو روح فزا کر رہا ہوں میں

تیری عطا پہ میری خطا کا مدار ہے تیری عطا کے بَل پہ خطا کر رہا ہوں میں

مداح کر دیا مجھے اپنے حبیب کا اللہ! تیرا شکر ادا کر رہا ہوں میں

محبوب ہیں عزیز حبیبِ خدا مجھے ،
مداحِ حبیبِ خدا کر رہا ہوں میں

Marfat.com

جانِ زندگی

تیری نمود مطلعِ عرفانِ زندگی، تیرا وجود مقطعِ بُرہانِ زندگی

تیرا جمال ماہِ درخشانِ زندگی روشن ہے تیرے دم سے شبستانِ زندگی

قائم ہے تیرے نام سے عنوانِ زندگی تجھ پر سلام! اے رُخِ تابانِ زندگی

تو جانِ دل ہے، جانِ نظر، جانِ زندگی روحِ روانِ عالمِ امکانِ زندگی

چمکا تری چمک سے ہر ایوانِ زندگی مہکا تری مہک سے گلستانِ زندگی

شیرازہ بندِ عالمِ امکاں ہے تیری ذات تُو نے سنواری زلفِ پریشانِ زندگی

آداب زندگی کے یہاں سیکھتے ہیں لوگ تیرا مکاں ہے ایک دلبستانِ زندگی

حاصل ہے زندگی کو سکوں تیرے درد میں یہ دردِ زندگی ہے کہ درمانِ زندگی

دنیا میں ایک بے سروساماں عزیز ہے
اُس کے لئے بھی ہو کوئی سامانِ زندگی

Marfat.com

حبیبِ عرش

مجھ کو حاصل ہے مسرّت بھی دفورِ غم کیساتھ
یادِ محبوبِ خدا جب سے لگی ہے دم کیساتھ

سوزِ عشقِ مصطفےٰ اسینے میں ہونا چاہیئے
زخمِ دل ہوگا جو اچھا تو اسی مرہم کیساتھ

فرش پر ہوں جلوہ گر، یا عرش پر جلوہ نما!
لشکرِ انوار ہے سرکارِ دو عالم کے ساتھ

چل رہا ہے اور چلتا ہی رہے گا حشر تک
آپکا دورِ نبوت گردشِ عالم کیساتھ

وہ اگر غیرِ خدا ہیں ؟ تو حبیبِ عرش کیوں
محرمانہ بات کیوں ہے ؟ ایک نامحرم کیساتھ

رات دن مجھ پر نگاہِ ساقیٔ کونین ہے
جام میری زندگی کا پُر ہے کیف و کم کیساتھ

میرا یہ ساتھی نہ دے گا راہ میں دھوکا مجھے
میں تو جاؤنگا مدینے دیدۂ پرنم کیساتھ

انبیا سے اولیاء سے اور صدیقین سے
افتخارِ دہر آئے نازشِ آدم کیساتھ

روزِ اول سے چلی آتی ہے وابستہ عزیزؔ
رحمۃ اللعالمین کی ذات ہر عالم کیساتھ

Marfat.com

ماہِ آرزو

دکھائی دیتا ہے ماہِ طیبہ جمالِ عرفانِ ایزدی کا
یہ چاند جلوہ نما ہے جس میں وہ ذہن سوز ہے آگہی کا

خدا کے جلوؤں کو دیکھنا ہو تو پہلے دیکھو رُخِ نبی کو
خدا کے جلوے نہاں ہیں جس میں وہ آئینہ ہے رُخِ نبی کا

یہ شان ہے تو فقط ہمارے نبیؐ امت نواز کی ہے
پڑھا نہ اور انبیاء نے ورنہ وظیفہ یا ربِّ اُمتی کا

غریب پرور ہزاروں سلطان سلطنت کر گئے جہاں میں
تمہارے سر پہ ہے تاج لیکن حضور کونین پروری کا

خلوصِ دل سے جو شاہِ لولاک کی غلامی قبول کر لے
تو غیر ممکن ہے اس میں پیدا کبھی ہو احساس کمتری کا

مدینۂ شوق کی فضا میں کرن کرن ماہِ آرزو ہے
کبھی پہنچتے جو ہم مدینے طواف کرتے گلی گلی کا

ہم اُن کے غم کو بصدِ مسرّت نہ کیسے دل سے عزیز سمجھیں
یہی ہمارا ہے دین و ایماں یہی ہے سرمایہ زندگی کا

Marfat.com

سیّدالانام!

وہ کوئی گھر کوئی منزل، کوئی مقام نہیں
جہاں گزر تیرا اے رحمتِ تمام نہیں

ترے بغیر کوئی سیدالانام نہیں
کسی نبی کسی مرسل کا یہ مقام نہیں

بیاں ہو کیا تری منزل کی منزلت آقا
ترے مقام سے اعلیٰ کوئی مقام نہیں

زمانہ کس لئے رقصاں ہے اس کی جنبش پر
تری نگاہ اگر دعوتِ پیام نہیں

کلیم طور تھے موسیٰ! حبیبِ عرش ہو تم
حبیبت میں تمہاری کوئی کلام نہیں

فرازِ ہفت سماوات آپ کی پرواز!
کہاں تک آپ کے جلوؤں کی دھوم دھام نہیں

وہ دل ہو لائقِ ایماں یہ ہو نہیں سکتا،
تمہارے نام کا جس دل میں احترام نہیں

دراصل تیری غلامی کا نام شاہی ہے
وہ شاہ، شاہ نہیں! جو ترا غلام نہیں

تمہارا نام محمد خدا نے رکھا ہے
تمہارے نام سے افضل کسی کا نام نہیں

تمہارا ذکر ہے فکرِ عزیزؔ کا حاصل،
اسے اب اس کے سوا اور کوئی کام نہیں

Marfat.com

بساطِ کہکشاں

جہاں کی جانیں اُس جانِ جہاں کی نذر ہوتی ہیں
تمام ارواح اِک روحِ رواں کی نذر ہوتی ہیں

زمیں پرکیف کی نہریں فلک پرنُور کی لہریں
نگارِ بزمِ خوباں جہاں کی نذر ہوتی ہیں

فصاحت کی بہاریں ہوں؟ کہ تنویریں بلاغت کی
محمدؐ کے لبِ گوہر فشاں کی نذر ہوتی ہیں

تمہارے آستاں کا جب کوئی ذرّہ چمکتا ہے
شعاعیں آفتابِ آسماں کی نذر ہوتی ہیں

خدائی کر رہی ہے پیش جان و دل کے نذرانے
یہ نذریں اِک خدا کے مہماں کی نذر ہوتی ہیں

بیاں جو عظمتیں اللہ کرتا ہے رسولوں کی
وہ صدرِ محفلِ پیغمبراں کی نذر ہوتی ہیں

جب آنکھوں میں تصور کیجیے طیبہؐ کی راہوں کا
یہ قندیلیں بساطِ کہکشاں کی نذر ہوتی ہیں

مدینے کی تڑپ ہی میں اگر دم توڑ دے کوئی
تمنائیں غبارِ کارواں کی نذر ہوتی ہیں

بلالِ کعبہ کی دُھن کا تصور اے تعالیٰ اللہ
ترنّم ریزیاں بانگِ اذاں کی نذر ہوتی ہیں

قیامت تک عزیزؔ ان کا احاطہ ہو نہیں سکتا!
جو شانیں سرورِ کون و مکاں کی نذر ہوتی ہیں!

Marfat.com

کوثرِ التفات

لوح و قلم بصد حشم آئے تصرّفات میں
یہ بھی ہے ایک معجزہ آپ کے معجزات میں

ایسی وہ کون سی ہے چیز عالمِ شش جہات میں
لائے نہیں جسے حضور اپنے مشاہدات میں

مظہرِ شانِ کبریا! جانِ جہانِ انبیا
زندگی تری ذات ہے حسن تری صفات میں

ایک وہ تیری ذات ہے جس کو نصیب ہے دوام
ورنہ کسے ثبات ہے؟ عالمِ بے ثبات میں

آپکی گفتگو تمام! جلوۂ حاصلِ کلام
وحیٔ خدا کا التزام آپکی بات بات میں

اور کسی رسول کو دہر میں وہ ملی نہیں
پائی جو انفرادیت، سرورِ کائنات میں

دیکھ کے سوئے بیکساں روئے کچھ اسطرح حضور
چشمِ حضور ڈھل گئی کوثرِ التفات میں

آپ سا کوئی سائرِ کون و مکاں کہیں نہیں
کون و مکاں کی سیر کی آپ نے ایک رات میں

آگئے عین وقت پر بن کے وہ ساحلِ یقیں
ڈوب رہی تھیں کشتیاں بحرِ توہمات میں

نعتِ حبیب کے لئے، مدحِ رسول کے لئے
فکر کی روح چاہیئے جسمِ تخیلات میں

ہیں جو امامِ مرسلین اور شفیعِ مذنبین!
حشر کے دن عزیزؔ کی لاج ہے ان کے ہات میں

Marfat.com

انوارِ مدینہ

آباد مرے دل میں ہیں سرکارِ مدینہ
سینہ ہے مرا، مرکزِ انوارِ مدینہ

اِک نور ہے آئینۂ انوارِ مدینہ،
اِک پھول، بہاراں چمن زارِ مدینہ

وہ اِک شہر تصوّر میں ہے بازارِ مدینہ
وہ! دیکھو نگاہو! در و دیوارِ مدینہ

ہے میری دوا شربتِ دیدارِ مدینہ
بیمارِ مدینہ ہوں میں بیمارِ مدینہ

اک حاصلِ کونین کی حاصل ہے قرابت
اللہ غنی! طالعِ بیدارِ مدینہ

تعظیم کو افلاکِ عقیدت بھی جُھکے ہیں
اے صلّ علیٰ! عظمتِ دربارِ مدینہ

بیچے ہے عزیزؔ ایک تمنّا کے عوض دل
ہے کوئی مدینے میں؟ خریدارِ مدینہ

Marfat.com

سرزمینِ طیبہ

سرزمینِ طیبہ کا رنگ آسمانی ہے
مصطفےٰ کے رستوں کی شکل کہکشانی ہے

اعتبار خلوت سے اعتبار جلوت سے
عرش اک حقیقت ہے، طور اک کہانی ہے

لائے دو جہاں ایماں اک تری صداقت پہ
دو جہاں میں باطل سوز تیری حق بیانی ہے

ہم نے پڑھ کے دیکھا ہے بار بار قرآں کو
وہ تمام تر آقا تیری مدح خوانی ہے

جبرئیل سدرہ پہ رہ گئے شب اسریٰ
آشکار کب ان پر سیرِ لامکانی ہے

کیا وسیع خطہ ہے خطۂ نظر تیرا،
لامکان تک گویا تیری راجدھانی ہے

کیا عزیز کو خدشہ؟ غیر کے اجارے کا،
اس کے دل کی نگری پر تیری حکمرانی ہے

Marfat.com

ابرِ کرم

وہ رحمتوں کی گھٹا پھر اُٹھی مدینے سے — کہ موجِ ابرِ کرم چل پڑی مدینے سے

وہ پا رہے ہیں مراد دلی مدینے سے — جو لوگ رکھتے ہیں وابستگی مدینے سے

دل و نگاہ میں رکھ کر لگن مدینے کی — کڑی ملائیے ہر شہر کی مدینے سے

بنی جہاں میں ریاضِ سخنوراں آکر — بہارِ زمزمۂ سرمدی مدینے سے

سخن میں سوز کہیں اور سے نہیں آتا — ملی جسے بھی یہ نعمت ملی مدینے سے

کُھلا ہے بابِ شفاعت، چلو گنہگارو — پکارتے ہیں خدا کے نبی مدینے سے

بڑھاؤ ہاتھ مرے غم کے آنسوؤ! تم بھی — ستارے لیتے ہیں سب روشنی مدینے سے

مری تڑپتے ارماں کا واسطہ تجھ کو — پیام، بادِ صبا! لا کوئی مدینے سے

جو تم کو نور نہیں جانتا حضورؐ اُسے — نظر ہی کچھ نہیں آتا نظر یہ آتا ہے

مجھے عزیز مدینے خدا جو لے جائے
تو پھر نہ لوٹ کے آؤں کبھی مدینے سے

Marfat.com

فروغِ انوار

روشن روشن! مہِ طیبہ تیرا اُجالا ہے
مدینہ ہم کو اجالوں کا شہر لگتا ہے

تمہاری نعت جہاں کوئی کہنے بیٹھا ہے
تو اس کی فکر میں نورِ جمال اُترا ہے

ابھی حرم کا تصور جو ہم نے باندھا ہے
نظر "جمالِ تصوّر" مدینہ آیا ہے

خدائے پاک اگر لاشریک و یکتا ہے
رسول، دہر میں تو بے مثال ٹھہرا ہے

ترے حضور مرے دل کا رنگ کیا کیا ہے
دل آرزو ہے، دل ارماں ہے، دل تمنا ہے

ترا ہی غم، غمِ دوراں کا اک مداوا ہے
ترے ہی غم میں رہے کو لو گم تو اچھا ہے

ملی ہے تیرے سوا یہ نگاہ اور کسے؟
خدا کو تیرے سوا؟ اور کس نے دیکھا ہے

نہ کیوں ہو بقعۂ انوار گھر حلیمہ کا
کہ اس کی گود میں طٰہٰ کا چاند آیا ہے

ثنائے خواجہ کونین میں ہے مست مدام
عزیز کو غمِ ماضی نہ فکرِ فردا ہے

Marfat.com

موجِ کرم

پیغمبرِ اعظم بھی ہو تم شاہِ اُمم بھی، ہے زیرِ نگیں سلطنتِ لوح و قلم بھی
ہستی میں ڈھلا اس کی تجلّی سے عدم بھی اور نقشِ درخشاں ہے ترا نقشِ قدم بھی
قرآنِ سخن ہیں تری مدحت کے صحیفے حسّانِ زمانہ ہیں ترے مدح رقم بھی
بڑھ کر ترے غم سے کوئی انعام نہیں ہے مل جائے تو ہے ایک غنیمت ترا غم بھی
کونین کے سلطان! یہ تری شان کہ تیرے دارا و سکندر بھی گدا قیصر و جم بھی
کافی ہے تمہارے لئے کونین کے منگتو اس قلزمِ اکرام کی اک موجِ کرم بھی
وہ آگئے ہاتھوں میں لئے شانۂ رحمت اب زُلفِ جہاں میں نہ رہے گا کوئی خم بھی
تم جاؤ! مبارک ہو تمہیں قافلے والو رکھتے ہیں مدینے کی تڑپ سینے میں ہم بھی

وہ رحمتِ کونین عزیزؔ آئے ہیں بن کر!
رکھیں گے ہمارا وہی محشر میں بھرم بھی

Marfat.com

بحرِ نظر

نبی کے عشق کا سودا جو سر میں رکھتے ہیں
کمالِ ذہن وہ علم و ہنر میں رکھتے ہیں

مدینہ طیبہ کی رہگزر میں رکھتے ہیں
مجھے سدا مرے ارماں سفر میں رکھتے ہیں

یہاں بھی رہ کے وہاں کے تصورات مجھے
طوافِ روضۂ خیرالبشر میں رکھتے ہیں

جو موج اٹھتی ہے سیدھی مدینے جاتی ہے
ہم ایک بحرِ نظر چشمِ تر میں رکھتے ہیں

وہ جن کے دل میں محبت ہے کملی والے کی،
تمام دولتِ کونین گھر میں رکھتے ہیں

بنے نگاہِ محمد سے جو خدا والے،
خدا کی ساری خدائی اثر میں رکھتے ہیں

بٹے تھے عشقِ نبی کے لئے جو روزِ ازل
وہ سارے درد ہم اپنے جگر میں رکھتے ہیں

تڑپ ہو، درد ہو، غم ہو، دل انکا مسکن ہے
ہر اضطراب ہم اس مستقر میں رکھتے ہیں

انہیں جو درد کا پیکر عزیز لگتا ہے
اسے وہ مصرِ عزم معتبر میں رکھتے ہیں

Marfat.com

حُبِّ رسول

ہم خود کہیں ہوں! دل کی وہاں حاضری رہے
ہر دم درِ رسول سے وابستگی رہے

اہِ دنیا کی ذہن میں گر چاندنی رہے
تابندہ بامِ فکر کی بارہ دری رہے

حبِّ رسول دل میں اگر جاگتی رہے
پھر کوئی غم رہے نہ سراسیمگی رہے

مجھ کو سدا نصیب یہی اک خوشی رہے
وقفِ غمِ رسول مری زندگی رہے

ہر سمت سازِ صلِّ علیٰ نغمہ ریز ہو
یوں ذکرِ مصطفےٰ سے فضا گونجتی رہے

ہو جائے ختم دہر سے گر ان کی معرفت
خود آگہی رہے نہ خدا آگہی رہے

کرتے رہے عزیزؔ نگاہوں سے التجا
یوں ان کی بارگاہ میں ہم ملتجی رہے

Marfat.com

بادۂ کوثر

آنکھوں میں عکسِ روضۂ اطہر لئے ہوئے
پھرتا ہوں ساتھ خلد کا منظر لئے ہوئے

مولائے کائنات کے در پر ہجوم ہے
بیٹھا ہوں میں بھی اپنا مقدّر لئے ہوئے

دنیا کو دے رہا ہے ازل سے تجلّیاں
طٰہٰ کے رُخ کی ضو شہِ خاور لئے ہوئے

چہرہ عروسِ دہر کا دیکھا جو بے نقاب
وہ آ گئے حجاب کی چادر لئے ہوئے

میرے دل و دماغ فنافی الرّسول ہیں،
سینے میں ہوں میں ایک سمندر لئے ہوئے

میں آبدیدہ ہوں غمِ عشقِ رسول میں
جامِ نظر ہے بادۂ کوثر لئے ہوئے

لگتا ہے جیسے دولتِ کونین مل گئی
اک تیرا درد ہے دلِ مضطر لئے ہوئے

جب بھی کھنچی ہے آہ مدینے کی یاد میں
فر فر گئی ہے آہ کو صرصر لئے ہوئے

در چھوڑ کر حضور کا جائے کہاں عزیزؔ
اعمالِ بد مآل کا دفتر لئے ہوئے

Marfat.com

فخرِ موجودات

آپ ہیں اک دیکھنے والے خدا کی ذات کو
کون پہنچے دہر میں پھر ؟ آپ کے درجات کو

فخرِ موجودات کے دم سے یہ موجودات ہیں
فخرِ موجودات پر ہے فخر، موجودات کو

دو جہاں میں آپ ہی اللہ کے مظہر ہوئے
آپ نے ظاہر کیا اللہ کی آیات کو

آپ کے آگے کیا سب نے سرِ تسلیم خم،
اور مانا صدقِ دل سے آپ کی ہر بات کو

آپ کے رُخ کی ضیا ! دن کا اُجالا بن گئی
زلف کی گہری سیاہی آپ نے دی رات کو

اِک نظر سے آپ نے یثرب کو طیبہ کر دیا
اور جامہ امن کا پہنا دیا آفات کو

فرض ٹھہرا ہے سلام اُن پر نمازوں میں عزیز
چھوڑ سکتا ہے ادھورا ! کون ؟ التحیات کو

Marfat.com

سرمایۂ جاں

جمالِ ماہِ طیبہ نور بخشِ ماہِ کنعاں ہے
نظر یوں دہر کی یعقوب ہے دل یوسفستاں ہے

یہ مانا! ہر حسیں آئینہ دارِ حسنِ یزداں ہے
جمالِ شاہِ خوباں پھر جمالِ شاہِ خوباں ہے

محمد مصطفےٰ کی ذات کے بارے میں کیا کہیئے
محمد مصطفےٰ کا نام ہی سرمایۂ جاں ہے

نظر آتا ہے قرآں میں تمہارا چہرۂ اقدس
تمہارا چہرۂ اقدس ہے؟ یا تفسیرِ قرآں ہے

تمہارے عشق سے بنتا ہے مومن دل مسلماں کا
تمہارا عشق آقا! باعثِ تکمیلِ ایماں ہے

اسے تم دستِ رحمت سے نکالو گے تو نکلے گا،
سفینہ بزمِ ہستی کا غریقِ بحرِ عصیاں ہے

مری آنکھیں ہیں اشک افشاں، مرا دل داغ داغ آقا
اِدھر ابرِ بہاراں ہے اُدھر جشنِ چراغاں ہے

مرے دل پر کبھی آقا! اندھیرا چھا نہیں سکتا
تمہاری یاد کا اک دیپ سینے میں فروزاں ہے

یہ کیفیت عزیزؔ زار کی ہے آجکل آقا!
طبیعت مضمحل، اعضا معطّل، دل پریشاں ہے

Marfat.com

عشقِ رسول

دیکھو جدھر عیاں اُدھر تیرے کرم کی شان ہے
تیری ہی دھوم دھام ہے تیری ہی آن بان ہے

ہستئ دہر کے لئے روحِ رواں ہے تیری ذات
سارا جہان جسم ہے اور تو اس کی جان ہے

عرش سے بھی بلند ہے تیرا مقام فرشِ پا،
کوئی نہیں مکاں جہاں! تیرا وہاں مکان ہے

تیرا فراز ہے فراز، دہر کے ہر فراز سے
گویا! تری زمین کے نیچے ہر آسمان ہے

تیرے کلام میں بھلا! کون کلام کر سکے،
صاف تری زبان ہے! صاف ترا بیان ہے

ذِکر چھڑا جہاں ترا، دفترِ شوق کھل گیا
دعوتِ اشتیاق ہے، یا، تری داستان ہے

Marfat.com

حسن جہاں! وہاں ہے تو، عشق جہاں! وہاں ہوں میں
حسن ترا نشان ہے، عشق مرا نشان ہے

وصلِ حبیب کے لئے ہجر میں جی رہا ہوں میں
جذبۂ اضطراب کا یہ بھی اِک امتحان ہے

عشقِ رسول باب ہے زندگی کے شباب کا
شوق مرا جوان ہے، عزم مرا جوان ہے

کتنا عروج پا گیا آج عزیزؔ کا خیال!
فکرِ رسولِ پاک میں فکر کی یہ اٹھان ہے

Marfat.com

جمالِ رسولؐ

کریں کب ضیا شمس و قمر قصرِ چراغاں سے
وہ چمکیں بجلیاں یارب جمالِ روئے جاناں سے

دمک ہے باغِ رضواں میں بہارِ باغِ رضواں سے
چمک ہے بزمِ خوباں میں نگارِ بزمِ خوباں سے

عیاں اجمال سے تفصیل ہے مضمون عنواں سے
حدیثِ پاک سے قرآں، حدیثِ پاک قرآں سے

بنائی حق تعالیٰ نے ہزاروں منزلوں آگے
تمہاری منزلت آقا حدِ ادراکِ انساں سے

حبیبِ کبریا بھی وہ خطیب دوسرا بھی وہ
یہ دونوں خوبیاں منسوب ہیں اک شاہِ خوباں سے

ارادہ جب ہوا تعمیرِ جنّت کا تو رضواں نے
لیا تزئین کا نقشہ مدینے کے گلستاں سے

عزیز اک موج میں بہہ کر مدینے جا نکلتا ہے
نہیں اس کے لئے کچھ بھی مدینہ دور ملتاں سے

Marfat.com

کوثر و زمزم

قسم کھاتے ہیں اِسکی ہم ! نہیں ہے
ترے کوچہ میں کوئی غم نہیں ہے

ترے غم میں جو دَم مُدغم نہیں ہے
وہ دم شایانِ اصلِ دم نہیں ہے

جو آنکھ ان کے لئے پُرنم نہیں ہے
امینِ کوثر و زمزم نہیں ہے

تو وہ محبوب ہے ! تیرے علاوہ
کوئی اللہ کا محرم نہیں ہے

فصاحت آپ کے لہجے پہ قرباں
کوئی بات آپ کی مبہم نہیں ہے

"بہاؤ" کیوں تھمے تیرے کرم کا
یہ دریا ہے کوئی شبنم نہیں ہے

کوئی کہہ دے گنہگاروں میں کس پر
نگاہِ رحمتِ عالم نہیں ہے

سہی غمناک دنیا، لیکن اس کو
ترا غم ہے تو کوئی غم نہیں ہے

نہ پھیلے جب گُلِ طیبہ کی خوشبو !
عزیزؔ ایسا کوئی موسم نہیں ہے

Marfat.com

مطلعِ نور

ترے میکدے سے جو مسرور نکلا — وہی نشۂ عشق میں چُور نکلا !

بر آئی مرادِ دو عالم برآئی ، — ترا آستاں فیضِ گنجور نکلا

فلک پر گئے دیکھنے تم کو موسیٰ — نہ ارماں جب ان کا سرِ طور نکلا

مرے دل میں رہ رہ کے آتا ہے کوئی — مرا دل تجلّی گہِ طور نکلا !

زمیں ان سے روشن فلک ان سے روشن — جمال ان کا نور، علیٰ نور نکلا

تجھے دیکھ کر بھی نہ دیکھا کسی نے — ترا حُسن ، وہ حُسنِ مستور نکلا

جسے مل گئی ترے غم کی مسرت — وہ رنجور ہو کر بھی مسرور نکلا

نوازا جسے رحمت و مغفرت سے — وہ مرحوم نکلا ، وہ مغفور نکلا

عزیز ایک اک نعتیہ شعر تیرا ،
سرِ حشر جنت کا منشور نکلا

Marfat.com

اساسِ کون و مکاں

یوں دل کو اضطراب کا ماحول راس ہے
مجھ کو غمِ رسول خوشی کی اساس ہے

دنیا میں کون آپ کا رُتبہ شناس ہے
نوُری مجسّمہ بالبشریت لباس ہے

موجودگی سے تیری ہے موجود کائنات
تیرا وجود کون و مکاں کی اساس ہے

شانِ زمینِ گنبدِ خضرا بیاں ہو گیا
قرطاسِ آسماں پہ رقم اقتباس ہے

تو وہ کریم ہے کہ تری بارگاہ میں!
کونین کی نگاہ سراپا سپاس ہے

ہو لطف کی نگاہ! کہ لٹکی ہوئی حضور،
تصویرِ بیکسی سرِ دیوارِ یاس ہے

میں اک گناہگار و سیہ کار ہوں! مگر
مجھ کو تری نگاہِ عنایت کی آس ہے

لے جائے کوئی موج مجھے آپ کے حضور
یہ بات بھی حضور، قرینِ قیاس ہے

مل جائے مجھ کو اذنِ حضوری کبھی عزیز
اُن کے حضور میری یہی التماس ہے

Marfat.com

تصورِ طیبہ

جس سینے میں دل عرش کے زینے کی طرح ہے
وہ سینہ سماوات کے سینے کی طرح ہے

نورانی و روحانی و ذی شان و مقدس
دنیا میں کوئی شہر؟ مدینے کی طرح ہے

دنیا ہے اک انگشت، مدینہ ہے انگوٹھی
اور اس میں ترا روضہ نگینے کی طرح ہے

خوشبوئیں تمام ان کے پسینے پہ نچھاور
کب عطر کوئی اُن کے پسینے کی طرح ہے

اے ساقیٔ کونین ترا بابِ کرم بھی
اللہ کی رحمت کے خزینے کی طرح ہے

جینا ہے تو گھل جاؤ غمِ عشقِ نبی میں
اس طرح کا جینا! کوئی جینے کی طرح ہے

طیبہ کا تصور وہ سمندر ہے کہ جس کی
ہر موجِ عزیز ایک سفینے کی طرح ہے

Marfat.com

قلزمِ رحمت

ہر ذرّہ مدینے کا ستارے کی طرح ہے
ہر برگِ شجر ایک صحیفے کی طرح ہے

ایمان ہے جس دل میں وہ کعبے کی طرح ہے
مکّے کی طرح اور مدینے کی طرح ہے

منظر ترے روضے کا نظرتاب ہے آقا
تاریکیِ شب دن کے اجالے کی طرح ہے

تو قلزمِ اکرام ہے، تو قلزمِ رحمت
دریا بھی ترے سامنے قطرے کی طرح ہے

اتری ہیں سب آیات محمد کی ثنا میں
قرآن تمام ایک قصیدے کی طرح ہے

تصویر اس آئینے میں ہے آئینہ گر کی
جلوہ ترا اللہ کے جلوے کی طرح ہے

ق

دنیا میں پھر الحاد کا کہرام ہے برپا
پھر حال وہی آپ سے پہلے کی طرح ہے

پھر دین کے جذبات کی اجڑی ہیں دکانیں
اسلام کا بازار خرابے کی طرح ہے

للہ! پھر اک بار دکھا دیجئے جلوہ
پھر روشنی ایماں کی اندھیرے کی طرح ہے

دیکھا ہے عزیزؔ ہمہ افکار کو جب بھی
ہونٹوں پہ ترا نام وظیفے کی طرح ہے

Marfat.com

ابرِ رحمت

طبع جب فکر و تخیّل میں ڈھلی ہوتی ہے
حُسنِ موضوعِ سخن مدحِ نبی ہوتی ہے

لب پہ جب مدحتِ ماہِ مدنی ہوتی ہے
چاندنی ذہن کے آنگن میں بچھی ہوتی ہے

جس پہ توصیف سدا مصطفوی ہوتی ہے
وہ زباں کوثر و زمزم سے دُھلی ہوتی ہے

جس جگہ محفلِ میلاد سجی ہوتی ہے
وہ زمیں بقعۂ انوار بنی ہوتی ہے

ایک دل ہوتا ہے اِک یادِ نبی ہوتی ہے
رات دن یوں بسر اوقات مری ہوتی ہے

غم کے سورج کی جہاں دھوپ کڑی ہوتی ہے
ابرِ رحمت کی وہاں چھاؤں گھنی ہوتی ہے

موجزن ہوتا ہے جب بحرِ تصوّر اپنا
اس کی ہر موج مدینے کی گلی ہوتی ہے

ان کے اشکوں سے ستارے بھی ضیا پاتے ہیں
جس کی جھولی تیرے جلووں سے بھری ہوتی ہے

کہہ رہا ہوتا ہے جس وقت کوئی نعت عزیزؔ
عرش تک اس کی صدا گونج رہی ہوتی ہے

Marfat.com

روضۂ رسول

کعبۃ اللہ کا کعبہ ہے نبی کا روضہ
دہر میں دیدنی روضہ ہے نبی کا روضہ

باعثِ رزقِ طیبّہ ہے نبی کا روضہ
شوکت و شان مدینہ ہے نبی کا روضہ

قدرت اللہ کا جلوہ ہے نبی کا روضہ
قصرِ جنّت کا نمونہ ہے نبی کا روضہ

راحتِ جاں کا ذریعہ ہے نبی کا روضہ
دل کی تسکین کا رستہ ہے نبی کا روضہ

خالقِ نور کے مظہر ہیں نبیٔ عالم
اور انوار کا سایہ ہے نبی کا روضہ

بزمِ کونین کی صورت ہے انگوٹھی جیسی
اس انگوٹھی میں نگینہ ہے نبی کا روضہ

دین و ایماں ہے یہی اہلِ فراست کا عزیزؔ
دین و ایمان کا مجلّہ ہے نبی کا روضہ

Marfat.com

مضمونِ ادب

نام آپ کا جب تک کسی لب تک نہیں آتا — عنواں کوئی مضمونِ ادب تک نہیں آتا

بیمار جو طیبہ کے مطب تک نہیں آتا — گویا وہ درِ رحمتِ رب تک نہیں آتا

وہ کونسا منصب ہے نبوت میں بتاؤ؟ — جو نسبتِ سرکارِ عرب تک نہیں آتا

بھر دیتے ہیں وہ نعمتوں سے جھولیاں سب کی — ہونٹوں پہ وہاں حرفِ طلب تک نہیں آتا

آنکھیں بھی کھلی رہتی ہیں اُن کے لئے میری — دل کو بھی قرار آخرِ شب تک نہیں آتا

ہم آرزو و شوق میں گھلتے ہی رہیں گے — طیبہ سے بُلاوا ہمیں جب تک نہیں آتا

شاداب کیا تھا کبھی جس نے مرا گلشن — واپس وہ سماں دیکھیے کب تک نہیں آتا

تم دامنِ رحمت میں چھپا لو جسے آقا — وہ داورِ محشر کے غضب تک نہیں آتا

گزری ہے عزیزؔ آپ کی اک عمر اسی میں
پر، نعت کا فن آپ کو اب تک نہیں آتا

Marfat.com

حُسنِ آرزو

مدینے جاؤں تو پھر لوٹ کر نہ آؤں میں
مرا گھر اور کہیں تھا؟ یہ بھول جاؤں میں

یہ آرزو ہے جب انکے حضور جاؤں میں
قریب بیٹھ کے رُودادِ غم سناؤں میں

بُلا بھی لیجئے طیبہ! حضور اب مجھ کو!
امان گاہِ جہاں میں امان پاؤں میں

جو میرے دل میں بسا ہے جمال طیبہ کا
خدا کرے کبھی آنکھوں سے دیکھ آؤں میں

تمہاری یاد میں دل کو سکون ملتا ہے
تمہاری یاد سے کیسے نہ لَو لگاؤں میں

بس اِک نگاہ سے بگڑی مری بنا ڈالو!
کہاں تک؟ اپنے مقدر کو آزماؤں میں

یہ آرزو ہے کہ اپنے لبانِ تیرہ پر،
عزیزؔ ان کے تبسم کا نور پاؤں میں

Marfat.com

جلوۂ رحمت

ب رُخِ احمدِ مختار دکھائی دے گا ۔۔۔ جلوۂ رحمتِ غفار دکھائی دے گا

ر غلامِ شہِ ابرار دکھائی دے گا ۔۔۔ دَہر کا مالک و مختار دکھائی دے گا

ن کے دَر پر جو گنہگار دکھائی دے گا ۔۔۔ وہی رحمت کا سزاوار دکھائی دے گا

بلانے کب ؟ روضۂ سرکار دکھائی دے گا ۔۔۔ آنکھ کے دشت میں گلزار دکھائی دے گا

نعقد ہوگی جہاں محفلِ میلاد اُنکی، ۔۔۔ وہ مکاں بقعۂ انوار دکھائی دے گا

شش جہت کو جو محیط آپ کے جلوے ہوں گے ۔۔۔ ہر طرف نُور کا انبار دکھائی دے گا

جب مرے خواب میں تشریف وہ لائیں گے عزیزؔ
بختِ خفتہ مجھے بیدار دکھائی دے گا

Marfat.com

تسکینِ دل و جاں

ہر قول ترا حجت و برہاں کی طرح ہے
ہر فعل ترا کارِ نمایاں کی طرح ہے

جو بات ہے تسکین دل و جاں کی طرح ہے
لہجہ بھی ترا، درد کے درماں کی طرح ہے

ہر طور نظر رحمتِ رحماں کی طرح ہے
ہر جلوہ ترا جلوۂ یزداں کی طرح ہے

بلقیس مکیں تیری محبت کی ہے جس میں
وہ دل، شہ کونین سلیماں کی طرح ہے

جس میں ہو مدینے کی تمنائے گل افشاں
وہ سینۂ پُر داغ گلستاں کی طرح ہے

ہے جب سے رواں قافلۂ اہلِ محبت
ساتھ اس کے ترا عشق نگہباں کی طرح ہے

اے جانِ تمنائے جہاں! اہلِ جہاں کو!
ارماں ترا، حاصلِ ارماں کی طرح ہے

کیا بات! حضور آپ کے دریوزہ گروں کی،
جس پر بھی نظر ڈالے سلطاں کی طرح ہے

Marfat.com

صحیفے

قرآنِ سخن ہیں تری مدحت کے صحیفے — یا ؟ دین اور ایمان کی دولت کے صحیفے

دراصل یہ اظہارِ عقیدت کے صحیفے — الفت کے صحیفے ہیں محبت کے صحیفے

ہر برگِ شجر ایک صحیفے کی طرح ہے — اشجار کی زینت ہیں مشیت کے صحیفے

ہیں نعتِ رسالت کی بیاضیں ہمہ رحمت — کام آئیں گے محشر میں یہ رحمت کے صحیفے

قرآن کی سطریں ، مدنی چاند کی زلفیں — رخسار ہیں اللہ کی قدرت کے صحیفے

سر، عرشِ معلّٰی کا ترے پاؤں تلے ہے — افلاک ، تری شوکت و رفعت کے صحیفے

مدّاح سرِ حشر عزیز اٹھیں گے سارے
ہاتھوں میں لئے نعتِ رسالت کے صحیفے

Marfat.com

جذباتِ عقیدت

میلاد کی محفل میں جو ہم بول رہے ہیں
جذبات عقیدت کے گہر رول رہے ہیں

دل دولت و ثروت کے یہاں ڈول رہے ہیں
ہم بھی تری سرکار میں کشکول رہے ہیں

اے ساقیٔ کونین! ترے فیض کے جلوے
آنکھوں کے پیالوں میں ضیا گھول رہے ہیں

ہے بعثتِ سرکارِ مدینہ کی علامت!
وہ قیصر و کسریٰ کے محل ڈول رہے ہیں

اعجازِ مسیحائی تری شان پہ صدقے
پتھر بھی بُلانے سے ترے بول رہے ہیں

رونذے گئے جس در پہ سدا لعل و جواہر
افلاک کے آنسو وہاں انمول رہے ہیں

میں آپکی زنجیرِ غلامی میں بندھا ہوں
حالات مرے دل کی گرہ کھول رہے ہیں

اے صلِّ علیٰ! نام محمد کی حلاوت!
ہونٹوں میں ہم اس نام سے رس گھول رہے ہیں

آجائے عزیز اب تو مدینے سے 'بلاوا'
ارمان مرے عزم کے پر تول رہے ہیں

Marfat.com

نورِ مجسّم

حُسن کا معیار ہے نورِ مجسّم کا جمال
مرکزِ انوار ہے نورِ مجسم کا جمال

نور کی سرکار ہے نورِ مجسّم کا جمال
طُور کا دربار ہے نورِ مجسّم کا جمال

دل میں جلوہ بار ہے نورِ مجسّم کا جمال
قابلِ دیدار ہے، نورِ مجسّم کا جمال

عرصۂ کونین میں اربابِ عصیاں کے لئے
رحمتِ غفار ہے نورِ مجسّم کا جمال

رُخ تو ہے صبحِ بہاراں زلف ہے جنت کی شام
رشکِ صد گلزار ہے نورِ مجسّم کا جمال

دیکھ کر اہلِ نظر قرآن کے قاری بنے
مصحفِ زدار ہے نورِ مجسّم کا جمال

آسماں پر صورتِ مہر و مہ و انجم عزیزؔ
نقش بر دیوار ہے نورِ مجسّم کا جمال

Marfat.com

کوثرِ رحمت

دُنیا میں ہیں وہ رحمتِ یزداں لئے ہوئے
محشر میں ہونگے سایۂ داماں لئے ہوئے

عارض پہ ہیں وہ زلفِ پریشاں لئے ہوئے
یا؟ لوح پر ہیں آیۂ قرآں لئے ہوئے

اُس کو بنایا کوثرِ رحمت حضورؐ نے
تھی چشمِ دہر نوح کا طوفاں لئے ہوئے

ماہِ ربیع الاوّل اقدس کو دیکھئے!
رُخ پر ہے نورِ رحمتِ یزداں لئے ہوئے

لے جائے زندگی میں مدینے مجھے خُدا
میں جی رہا ہوں ایک ارماں لئے ہوئے

یہ داغ ہائے عشقِ محمدؐ ہیں؟ یا، عزیزؔ
دامانِ دل میں ہوں میں گلستاں لئے ہوئے

Marfat.com

سچّی چاہت

براہِ طیبہ جو ماحول میری چاہ نے چاہا
کسی رہرو نے وہ چاہا نہ خضرِ راہ نے چاہا

صبا بن کر مدینے کے چمن زاروں کو چھو آئی
وفورِ شوق میں جب میرے دل کی آہ نے چاہا

رسول اللہ کی مرضی ہے عین اللہ کی مرضی
وہی چاہا خدا نے جو رسول اللہ نے چاہا

اسی صورت میں خالق نے اسے تخلیق فرمایا
کہ جیسے محفلِ کونین کے ذی جاہ نے چاہا

پڑھی قرآں میں جب مدحت تمہاری یا رسول اللہ
دل و جاں سے تمہیں اصحابِ حق آگاہ نے چاہا

وہ مبنی ہے گنہگاروں کی محشر میں شفاعت پر
جو منصب کشورِ رحمت کے شاہنشاہ نے چاہا

عزیز ارماں مدینے کا مرے دل میں مچلتا ہے
میں جاؤں گا مدینے! جب مرے اللہ نے چاہا

Marfat.com

خطوطِ رحمت

دکھا بھی دیجئے جلوہ؟ کسی بہانے سے
حضور! دید کا ارماں ہے اک زمانے سے

ہر آن گنبدِ خضرا سے نور چھنتا ہے
مدینے کے ہیں" شب و روز کیا، سہانے سے

ملے گا حُسنِ فراست نگاہ والوں کو
جمالِ مُصطفوی کا فروغ پانے سے

زمیں پہ پھُول! فلک پر ستارے لہرائے
درِ یتیم کے اک بار مُسکرانے سے

سیادت اور ولایت، شہادت اور جہاد
چلے یہ سلسلے سب آپ کے گھرانے سے

خطوط بٹ گئے رحمت کے! ساری دنیا میں
چلی وہ ڈاک مدینے کے ڈاک خانے سے

بلا کے پیچ ہیں زلفِ حیات میں آقا!
یہ خم نکالئے لطف و کرم کے شانے سے

مدینہ کے لئے ارمان سَو اُبھر آئے
ہوا یہ فائدہ! اِک دل کے ڈوب جانے سے

کبھی عزیزؔ بلا دا ہمیں بھی آئے گا!
تڑپ مدینے کی! دل میں ہے اک زمانے سے

Marfat.com

اختیاراتِ پیمبرؐ

التفاتِ ساقیٔ تسنیم و کوثر دیکھنا
ہے رواں ہر سمت رحمت کا سمندر دیکھنا

سایۂ رحمت گنہگاروں کے سر پر دیکھنا
حشر کے دن اختیاراتِ پیمبر دیکھنا

ہم جمالِ ماہِ طیبہ دیکھتے ہیں زاہدو
تم جلالِ جلوۂ خورشید محشر دیکھنا

اُن پہ ہو جاؤ فدا تم ایک لمحہ کے لئے
زندگی ہی زندگی پھر زندگی بھر دیکھنا

حشر میں ہم عاصیوں کی سمت جب دیکھیں گے وہ
دیکھنے کا لُطف ان کے دیکھنے پر دیکھنا

ذوقِ سجدہ بڑھ رہا ہے لذتِ سجدہ کیساتھ
مصطفےٰ کا در ہے کتنا روح پرور دیکھنا

مضمحل ہے یا رسول اللہ مدت سے عزیز
دیکھنا للہ! اس کا حال آ کر دیکھنا

Marfat.com

خطۂ نور

یہ تمنا ہے کبھی جا کے مدینہ دیکھوں
جو نہاں دل میں ہے آنکھوں سے وہ جلوہ دیکھوں

کاش لے جائے مدینے مری تقدیر مجھے
میں بھی اللہ کے محبوب کا روضہ دیکھوں

کاش ہو جائے مرے ذوقِ نظر کی تکمیل
جلوۂ نورِ خدا جلوہ بہ جلوہ دیکھوں

زندگی بھر مجھے ہوتا رہے دیدار ان کا
خواب میں بھی انہیں دیکھوں تو ہمیشہ دیکھوں

ان کے در پہ ہو اگر مجھ کو جبیں سائی نصیب
اَوج پر اپنے مقدر کا ستارہ دیکھوں

دل میں ہو وقتِ تلاوت جو تصور ان کا
کبھی قرآں، کبھی سرکار کا چہرہ دیکھوں

مدنی چاند مرے دل میں اتر آیا ہے
اب میں اے ماہِ فلک کیا ہ ترا جلوہ دیکھوں

بھیک دیتا ہے ترے نام پہ منگتوں کو خدا
مانگ کر میں بھی ترے نام کا صدقہ دیکھوں

خطۂ نور جو مشہور ہے دنیا میں عزیزؔ
میں بھی چل کر وہ دیارِ مہ طیبہ دیکھوں

Marfat.com

اساسِ کون و مکاں

تمام اسرارِ ہست و بود کے اک ترجماں تم ہو
زباں تم ہو، بیاں تم ہو، نہاں تم ہو، عیاں تم ہو

خدا کی ذاتِ بے ہمتا کے مظہر بے گماں تم ہو
خدا شاہد کہ صدرِ محفلِ پیغمبراں تم ہو

دوائے دردِ عصیاں، چارۂ بے چارگاں تم ہو
سرِ میدانِ محشر شافعِ کُل عاصیاں تم ہو

نیازِ عشق بھی تم میں ہے، نازِ حسن بھی تم میں
جمالِ دلبراں تم ہو، کمالِ عاشقاں تم ہو

نظر ہر سمت آتے ہیں تمہارے حسن کے جلوے
نگارِ محفلِ ہستی، بہارِ گلستاں تم ہو

مقامِ حمد پر فائز کیا اللہ نے تم کو
وہاں کس کی رسائی ہے مرے آقا جہاں تم ہو

تمہاری ذات ہے روحِ روانِ محفلِ ہستی
جہانِ ہست و بود اک جسم ہے اور اسکی جاں تم ہو

محب کو ہر ادا محبوب کی محبوب ہوتی ہے
خدا ہے مہرباں اُس پر کہ جس پہ مہرباں تم ہو

جہاں کے ذرّے ذرّے کو نوازا ہے تو اک تم نے
غرض یہ ہے عزیزِ خاطرِ کون و مکاں تم ہو

Marfat.com

ذکرِ دوامی

ترے نائب ہیں پیغمبر تمامی
مسلّم ہے تری عالی مقامی

فرشتے ہیں ترے در پہ سلامی
تو جبریلِ امیں تیراؐ پیامی

غنیمت ہے تری ذاتِ گرامی
سرِ محشر! گنہگاروں کے حامی

جہاں کی بے ثباتی ہے مسلّم
تمہارا ذکر ہے ذکرِ دوامی

بشر کے شر سے بیگانہ رہی ہے
ہمیشہ آپؐ کی خیرالانامی

ابھی سے ہے محیطِ بزمِ جنّت
بلالِ مصطفٰےؐ کی خوش خرامی

عزیزِ مصطفٰےؐ ہیں خاص یارو
نہیں یہ نعتیہ اشعار عامی

Marfat.com

ماہِ مُبین

ہر سمت ہیں اللہ کی رحمت کے امیں آپ — وہ کون سی جا ہے؟ جہاں موجود نہیں آپ

ہیں تاجورِ حُسن! حسینوں کے حسیں آپ — کونین کے سب ماہ جبینوں کی جبیں آپ

جبریلِ امیں آپ کو آتے ہیں بُلانے — کِس شان سے جاتے ہیں سرِ عرشِ بریں آپ

پیشانیٔ کونین کو دی چاندنی جس نے — وہ ماہِ مبیں آپ ہیں وہ ماہِ مبیں آپ

ممکن نہیں میرا یہ مکاں ہو کبھی ویراں — ہر وقت مرے دل کے مکاں میں ہیں مکیں آپ

اللہ! یہ بالیدگیٔ گنبدِ خضرا، — افلاک پہ رکھتے ہیں مدینے کی زمیں آپ

محسوس کرے کیسے؟ عزیزؔ آپ کی دُوری
رہتے ہیں تصور میں سدا اس کے قریں آپ

Marfat.com

شانِ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

زہے گفتگوئے زبانِ محمد
بیان خدا ہے بیانِ محمد

خدا کو ہے معلوم شانِ محمد
وہی ایک ہے قدردانِ محمد

خدا ہے فقط میزبانِ محمد
خدائی مگر میہمانِ محمد

تمام آسماں آسمانِ محمد
کہ ہے لامکاں تک مکانِ محمد

سرِ آسمان و زمین موجزن ہے
یم رحمتِ بیکرانِ محمد!

دلِ عاشقاں اک بہشتِ بریں ہے
بہشتِ بریں گلستانِ محمد

مہ و مہر و انجم گراں کی ہیں شمعیں
تو افلاک ہیں شمعدانِ محمد

نہ کیوں ان کا محتاج ہوتا زمانہ
کہ ہے جانِ کونین! جانِ محمد

عزیزؔ آرزو ہے کہ لے جائے قسمت
مجھے بھی سرِ آستانِ محمد

Marfat.com

جبینِ لوحِ ازل

اگر زیارتِ بیت الحرام ہو جائے
نگاہِ شوق ثریا مقام ہو جائے

جہاں ورودِ درود و سلام ہو جائے
وہ بزم قابلِ صد احترام ہو جائے

جو شخص آپ کے در کا غلام ہو جائے
زمین کیا ہے ؟ فلک اس کے نام ہو جائے

جو چاند رات نظر آئے آمنہ کا چاند
تو ماہِ نو وہیں ماہِ تمام ہو جائے

جبینِ لوحِ ازل کی بنا جو زیبائش
مری زبان کی زینت وہ نام ہو جائے

کھلا ہے چہرہ تمہارا تو صبح ظاہر ہے
جو تم بکھیر دو زلفیں تو شام ہو جائے

تری نظر سے جہاں رحمتوں کا مینہ برسے
نظر نظر وہیں بادہ بجام ہو جائے

جس اہتمام سے آئے تھے خواب میں آقا
پھر ایک بار وہی اہتمام ہو جائے

یہ آرزو ہے رہو تم سدا تصوّر میں
تمام عمر اسی میں تمام ہو جائے

غمِ رسول میں آجائے گر فنا ہونا
مری حیات ! حیاتِ دوام ہو جائے

یہ آرزو ہے کہ میری یہ نعت گوئی عزیزؔ
قبولِ خاطرِ خیر الانام ہو جائے

Marfat.com

حسنِ عقیدت

سرِ شہرِ تصوّر کیوں خیالِ ماسوا چمکے
اگر چمکے تو دل میں یادِ محبوبِ خدا چمکے

کچھ ایسی محفلِ حُسنِ عقیدت کی فضا چمکے
زبانِ سازِ دل پر نغمۂ صلِّ علیٰ چمکے

ازل میں سب سے پہلے مظہرِ نورِ خدا چمکے
پھر انکی تابشِ رُخ سے تمام ارض و سما چمکے

لیا معصومیت کا نور ان سے انبیا چمکے
وہاں کیا منہ خطاؤں کا، جہاں انکی عطا چمکے

شبِ اسریٰ کا مقصد تھا، مقامِ مصطفےٰ چمکے
حریمِ لامکاں چمکے مکانِ دلربا چمکے

سرِ بزمِ مشیت یوں محبت کی ادا چمکے
رضائے کبریا میں بھی رضائے مصطفےٰ چمکے

جہانِ روز و شب نے مختلف ماحول پائے ہیں
کہیں شمس الضحیٰ چمکے کہیں بدر الدجیٰ چمکے

اِسی خاطر کئے تخلیق فرش و عرش خالق نے
کہیں راہ مبیں چمکے کہیں مہر دنیٰ چمکے

کبھی وہ ابنِ مریم کی بشارت بن کے آئے ہیں
کبھی بن کر خلیل اللہ کے دل کی دعا چمکے

دلِ درد آشنا میں ہو تمہاری یاد ضو افگن
تمہاری یاد سے آقا دلِ درد آشنا چمکے

تمنا ہے عزیزؔ اک بار طیبہ کی زیارت ہو
مدینہ دیکھ کر میری نگاہِ مُدعا چمکے

Marfat.com

"خرامِ غمِ مصطفےٰ کی ادائیں"

مدینے کی گلیوں میں وہ مسکرائیں — تو سب راستے کہکشاں بنتے جائیں
درِ مصطفےٰ پر جو کیں التجائیں — سرِ عرش پہنچیں مری وہ دعائیں
کبھی ہم جو پائیں وہیں جھوم جائیں — مدینے کی وہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں
رخِ نور کی لے رہی ہیں بلائیں — وہ زلفیں ہیں یا ؟ رحمتوں کی گھٹائیں
سرِ شہرِ دل ! دلبری کر رہی ہیں ، — خرامِ غمِ مصطفےٰ کی ادائیں
مدینے کی گلیوں میں تم آبسے ہو — مدینے کی گلیاں نہ کیوں جگمگائیں

عزیز اک یہ حسنِ تصوّر ہے اپنا ،
نظر میں ہیں طیبہ کی دل کش فضائیں

Marfat.com

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی ٭ لاہور پاکستان ٭
ذخیرہ

بہارِ دید

زمیں دیدنی آسماں دیدنی ہے
مدینے کا سارا جہاں دیدنی ہے

وہ در دیدنی آستاں دیدنی ہے
ریاضت گہ عاشقاں دیدنی ہے

جو تم پر ہو صدقے جو تم پر ہو قرباں
وہ دل دیدنی ہے وہ جاں دیدنی ہے

ترے نام کا ورد ہو شغل جن کا
وہ لب دیدنی وہ زباں دیدنی ہے

ملاقی ہوا نور سے نور جا کر
سرِ عرش نوری سماں دیدنی ہے

پئے سیر نکلا ہے چاند آمنہ کا
بہارِ مہ و کہکشاں دیدنی ہے

جھکے پڑتے ہیں تیرے در پہ فرشتے
جبیں سائی قدسیاں دیدنی ہے

بہا جا رہا ہے عقیدت کی رو میں
عزیزؔ ان کا ہر مدح خواں دیدنی ہے

Marfat.com

قصرِ فردوس

اہِ کونین کے گھر کی کیا بات ہے　　قصرِ فردوس کے در کی کیا بات ہے

سنِ فطرت کے پیکر کی کیا بات ہے　　نورِ یزداں کے مظہر کی کیا بات ہے

پ کے جسمِ اطہر کی کیا بات ہے　　مخزنِ مشک و عنبر کی کیا بات ہے

وضۂ خلد منظر کی کیا بات ہے　　جلوۂ روح پرور کی کیا بات ہے

ئبِ مصطفٰے یارِ غارِ حرا ،　　شانِ صدیقِ اکبر کی کیا بات ہے

ابِ فاروقِ اعظم پہ راحت نثار　　اینٹ ہے تکیہ بستر کی کیا بات ہے

سنِ عثماں ہے تزئینِ بزمِ حیا　　شرم و غیرت کے زیور کی کیا بات ہے

ردِ مردانِ حق ، شیرِ یزداں علی　　فاتحِ بابِ خیبر کی کیا بات ہے

بر دئے نبی و علی و بتول !　　اوجِ شبیر و شبر کی کیا بات ہے

رے در پہ ہوئے ان کو جلوے نصیب　　حاجیوں کے مقدر کی کیا بات ہے

ماہیئے ہم پہ ان کی نگاہِ کرم !　　جامِ تسنیم و کوثر کی کیا بات ہے

ہے خدا کو بھی یہ شغل مدحت عزیز
مدح خوانِ پیمبر کی کیا بات ہے

Marfat.com

کمالِ مصطفوی

ترا فیض ! تو ہی بتا ذرا ؟ ازلی نہیں ، ابدی نہیں
ترے خوشہ چین کہاں کہاں ، اے محمدؐ عربی نہیں

نہیں تم رسول زمین پر کہ فرازِ عرش بنی نہیں ؟
ہے وہ کیسی شانِ پیمبری ! جو خدا سے تم کو ملی نہیں

سرِ عرش یا سرِ لامکاں ! کہاں ، تیری شمع جلی نہیں
وہ مقامِ عشق ہے کون سا ؟ جہاں تو نے روشنی کی نہیں

وہ جبیں ، جبینِ نیاز کیا ، جو تمہارے در پہ جھکی نہیں
وہ نگاہ ! حسنِ نگاہ کیا ، جو تمہاری سمت اٹھی نہیں

ہے تمہاری ذات ہر صفت ! ہمہ حکمت و ہمہ معرفت
کوئی راز تم سے نہاں نہیں ! کوئی بات تم سے چھپی نہیں

سرِ فرش ضربِ کلیم ہو کہ دمِ مسیح سرِ فلک ،
وہ کمال کیا ، جو فروغِ گیر کمالِ مصطفوی نہیں

Marfat.com

یہ بہار اور یہ چاندنی؛ ترا نور ہے گلِ ہاشمی
تری نکہتوں سے الگ تھلگ، کوئی غنچہ، کوئی کلی نہیں

کِسے دل کی بات سناؤں میں؟ کِسے رازدار بناؤں میں
مرے دل نواز ترے سوا! مرا دل نواز کوئی نہیں

یہ سرور جانے؛ کہاں کا ہے کہ وفورِ کیف ہے رات دن،
کسی میکدے سے عزیزؔ نے کبھی بھول کر بھی تو پی نہیں

Marfat.com

نگاہِ آرزو

بنوّت کی حکومت وہ سرِ دربار کرتے ہیں
خدا جو حکم دیتا ہے وہی سرکار کرتے ہیں

جو صدقِ دل سے ذکرِ سیّد الابرار کرتے ہیں
وہ سچے ہیں! وہی توحید کا اقرار کرتے ہیں

نگاہِ آرزو کو ہم تجلّی بار کرتے ہیں
مذاقِ دید رکھتے ہیں! ترا دیدار کرتے ہیں

زیارت آپ کے روضے کی جو زوّار کرتے ہیں
وہ اپنے دین اور ایمان کو ہموار کرتے ہیں

وہ ہم سے پیار کرتے ہیں ہم ان سے پیار کرتے ہیں
یہ حاسد لوگ کیوں خود کو فنا فی النار کرتے ہیں

کیا سورج کو واپس، چاند کو دو نیم کر ڈالا
اشاروں ہی میں کیا کیا احمد مختار کرتے ہیں

عزیز آجاتے ہے آڑے وہیں میری ناداری
جب ارماں مجھ کو طیبہ کے لئے تیار کرتے ہیں

Marfat.com

نعتیہ غزل

لے لے کے تیرا نام غزل کہہ رہا ہوں میں
اے رحمتِ تمام! غزل کہہ رہا ہوں میں

طیبہ کی شان میں، مدینہ کی شان میں
کیسی باالالتزام! غزل کہہ رہا ہوں میں

موضوعِ فکر سرورِ عالم کا ذکر ہے
اک حاصلِ کلام، غزل کہہ رہا ہوں میں

مہکا رہے رہا ہے عقیدت کا پھول پھول
گلرنگ و لالہ فام! غزل کہہ رہا ہوں میں

ہے فکر کے چمن میں بہاروں کا اہتمام
باحُسنِ اہتمام غزل کہہ رہا ہوں میں

پیہم اتر رہے ہیں مضامین عرش سے
کیا "آسماں مقام" غزل کہہ رہا ہوں میں

آنکھوں میں بس رہا ہے رسالت کا میکدہ
وحدت کا پی کے جام! غزل کہہ رہا ہوں میں

عنواں مری غزل کا خدا کے حبیب ہیں
لازم ہے احترام! غزل کہہ رہا ہوں میں

مرے دل و دماغ ترے نام پر نثار
اے سید الانام! غزل کہہ رہا ہوں میں

بادِ صبا! بخدمتِ محبوبِ کبریا،
لے جا! مرا پیام، غزل کہہ رہا ہوں میں

مقبول ہے عزیز مرا نعتیہ کلام!!
ہر سو ہے دُھوم دھام غزل کہہ رہا ہوں میں

Marfat.com

لمعاتِ نعت

چمکے جہاں رسول کی تقریر کے چراغ — پھیلے فضا میں نعرۂ تکبیر کے چراغ
بجھتے نہ کیسے ؟ ظلمتِ تکفیر کے چراغ — لَو دے رہے ہیں آپکی تنویر کے چراغ
دونوں جہاں میں نور جہاں گیر ہے تیرا ، — دونوں جہاں ہیں نور جہاں گیر کے چراغ
قرآن تیرے مصحفِ عارض کا نام ہے — قرآں کے حرف ہیں اسی تفسیر کے چراغ
اُمّی لقب ہے تو یدِ قدرت کا شاہکار — لوح و قلم بھی ہیں تیری کے چراغ
آئینۂ حقیقت والشمس والضحےٰ — روشن ہیں کس قدر تری توقیر کے چراغ
طٰہٰ کی اور سورۂ والنجم کی قسم — ہیں مہر و ماہ آپ کی تنویر کے چراغ
تقدیرِ کائنات بدل دیں جہاں حضور — جلتے نہیں وہاں کبھی تدبیر کے چراغ ،
طیبہ کے ذرّے بہرِ مداوائے تیرگی — تریاق کے چراغ ہیں اکسیر کے چراغ
لَو دیں گے کیا ؟ تصورِ جاناں کے بغیر — آنسو ہیں اک حسرتِ دل گیر کے چراغ

جب سے ہوئی ہے ان کی زیارت مجھے عزیز
روشن ہیں میرے خواب کی تعبیر کے چراغ !

Marfat.com

عشقِ رسول

عشقِ رسول بس گیا جس کے مزاج میں — آئے گا اس کو لطف کہاں تخت و تاج میں

روحِ روانِ دہر کے انوار کا ثبوت — ملتا ہے رنگ و بُو کے حسیں امتزاج میں

سوزِ غمِ رسول ہے جس شخص کو نصیب — رکھتا ہے وہ گداز متانت مزاج میں

حاجت روائی کیجئے! حاجت روا ہیں آپ — دنیا کھڑی ہوئی ہے صفِ احتیاج میں

عشقِ نبی میں سینے سے کینہ نکالئے! — یہ سنگریزہ کیوں رہے؟ دل کے زجاج میں

سرکار، بزمِ نُور میں آتے ہیں اور ہم — کرتے ہیں پیش نعت کے گجرے خراج میں

تزئین ہے یہ گنبدِ خضرا کی؟ یا، عزیز
موتی جڑے ہوئے ہیں نبوت کے تاج میں

Marfat.com

مزمّلؐ و مدثّرؐ

رخسارِ محمدؐ کی تنویر نرالی ہے
آئینے میں کیا اترے ہ تصویر نرالی ہے

والشمس ترا چہرہ واللیل تری زلفیں
والنجم کے ماتھے پر تحریر نرالی ہے

ظاہر ہے ترے حسنِ صورت سے تری سیرت
مضمون اچھوتا ہے تفسیر نرالی ہے

مزّمل و مدثر" اللہ نے فرمایا،
آقا! تری کملی کی تطہیر نرالی ہے

سامان خدائی کے ہیں عرش معلّیٰ پر
محبوب سے ملنے کی تدبیر نرالی ہے

اے فخر رسل آقا! اے ہادی کل آقا
کونین میں اِک تیری توقیر نرالی ہے

تو خاص پیامی ہے اللہ و محمدؐ کا
جبریلِ امیں! تیری تقدیر نرالی ہے

جاتی ہے مدینے کو! آتی ہے صبا بنکر
آہوں میں مری آہِ شب گیر نرالی ہے

رحمت سے نوازا ہے اس رحمت عالم نے
محشر میں گناہوں کی تعزیر نرالی ہے

رکھتا ہے عزیزؔ آقا اک سلسلہ طیبہ سے
دیوانے کے پاؤں میں زنجیر نرالی ہے

Marfat.com

ہمہ جلوہ

وہ نام درد کا چارہ دکھائی دیتا ہے	نجاتِ غم کا ذریعہ دکھائی دیتا ہے
ہر آئینے میں وہ چہرہ دکھائی دیتا ہے	ہر آئینہ ہمہ جلوہ دکھائی دیتا ہے
مسرّتوں کا نمونہ دکھائی دیتا ہے،	وہ غم! جو ان کا عطیہ دکھائی دیتا ہے
نظر نظر جو نظارہ دکھائی دیتا ہے	ترے جمال کا صدقہ دکھائی دیتا ہے
دماغ دل تر و تازہ دکھائی دیتا ہے	چمن کا رنگ شگفتہ دکھائی دیتا ہے

شعار اپنا بنا لو عزیز نعتوں کو!
نجات کا یہی رستہ دکھائی دیتا ہے

Marfat.com

مقامِ حبیب

وہ جلوہ نظر کے قریب آگیا ہے
سرِ عرش دل کا نصیب آگیا ہے

لرز اُٹھے آفاق جس کی صدا سے
وہ اُمّی لقب اک خطیب آگیا ہے

گئے عرش پر تم تو اِک شور اُٹھا
وہ دیکھو! خدا کا حبیب آگیا ہے

بڑھیں کیسے جبریل؟ سدرہ سے آگے
مقامِ حبیبِ لبیب آگیا ہے!

کسی کے مقدر میں تھی "لن ترانی"
کوئی آج جلوہ نصیب آگیا ہے

خوشی سے مریضانِ غم جھومتے ہیں
کہ ان کے مرض کا طبیب آگیا ہے

بھریں جھولیاں آپ نے، چاہے در پر
امیر آگیا ہے غریب آگیا ہے

اُٹھائی جو ہم نے نگاہِ تصوّر!
دیارِ مدینہ قریب آگیا ہے

سنی جائے گی آج فریاد اپنی
شفیع الوریٰ سا نصیب آگیا ہے

اغثنی! مغیثِ دو عالم، اغثنی
گنہگار زیرِ صلیب آگیا ہے

کرم کی نظر ہو کہ اب حاسدوں کی
نظر میں عزیزِ غریب آگیا ہے

Marfat.com

نگارِ عرش

جہاں نظر کا اُجالا دِکھائی دیتا ہے
وہاں جمال تمہارا دِکھائی دیتا ہے

جب آفتاب کا چہرہ دکھائی دیتا ہے
تمہارا نقشِ کفِ پا دکھائی دیتا ہے

تمہارا نام وہ میٹھا دکھائی دیتا ہے
کہ دردِ دل کا مداوا دِکھائی دیتا ہے

حسینِ کعبہ، ادائے خرام سے اپنی
نگارِ عرشِ معلّیٰ دکھائی دیتا ہے

بشر کی بو العجبی تجھ کو پا نہیں سکتی
ترا عُلو بہت اونچا دکھائی دیتا ہے

نگینِ خاتمِ کونین" یا رسُول اللہ
تمہارا گنبدِ خضریٰ دکھائی دیتا ہے

مری نگاہِ عقیدت ہے گم حضوری میں
ترے حضور مجھے کیا، دکھائی دیتا ہے

ترے بغیر ہے عرفانِ ذات نا ممکن
تجھی میں جلوہ خدا کا دکھائی دیتا ہے

عزیزؔ حشر میں اُن کا ہو آسرا بھاری
عمل کا پلہ تو ہلکا دکھائی دیتا ہے

Marfat.com

پیکرِ نوری

زندگی گرچہ وقفِ یاس رہی
بے کسوں کو تمہاری آس رہی

جب تری یاد آس پاس رہی
وہ گھڑی زندگی کی راس رہی

عشق کو مل گئی تری منزل
عقل راہوں میں بدحواس رہی

دیکھ کر تجھ کو پیکرِ نوری
برملا دیکھنے کی پیاس رہی

نور کی تاب کون لا سکتا؟
بشریت ترا لباس رہی

جانِ عالم کتابِ عالم بھی
تیری مدحت کا اقتباس رہی

دل میں جب تک ترا خیال رہا
زیست بے خوف بے ہراس رہی

لب پہ اک لمحہ تیرا نام آیا
موجزن مدتوں مٹھاس رہی

دی بشاشت جسے ترے غم نے
وہ اداسی کہاں اداس رہی

جس کو آنسو ملے ترے غم کے
آنکھ اُس کی گہر شناس رہی

کب کھلے لب عزیزؔ اُن کے حضور
صرف آنکھوں میں التماس رہی

Marfat.com

سیّدِ ابرار

جو پی کر بادۂ حُبِّ نبی سرشار ہو جائے
یقیناً وہ خدا کا محرمِ اسرار ہو جائے

جو دل سے جاں نثارِ سیّدِ ابرار ہو جائے
وہ مجبورِ ازل، کونین کا مختار ہو جائے

ادھر بھی اک نظر اے نور کی سرکار ہو جائے
مرا تاریک دل بھی بقعۂ انوار ہو جائے

اگر سرکار میرے خواب میں تشریف لے آئیں
مری سوئی ہوئی قسمت وہیں بیدار ہو جائے

تجھے اللہ نے کونین کا نبّاض ٹھہرایا
عجب کیا ہے؟ جو عیسٰی بھی ترا بیمار ہو جائے

دل اک مدّت سے ہے ڈوبا ہوا بحرِ تصوّر میں
اب آنکھوں کی تمنّا ہے، ترا دیدار ہو جائے

اسے بھی دیجئے اذنِ حضوری یارسول اللہ
عزیزِ مضمحل بھی حاضرِ دربار ہو جائے

Marfat.com

تریاقِ ذکر

یوں گنہگار لئے داغِ عمل جاتے ہیں
کھوٹے سکّے بھی ترے شہر میں چل جاتے ہیں

جس طرف آپ کے دیوانے نکل جاتے ہیں
ہوش والوں کے اُدھر طور بدل جاتے ہیں

آپ کا راستہ تبدیل نہیں ہو سکتا!
اعتقادات زمانے کے بدل جاتے ہیں

کام آتا ہے تری یاد کا تریاق وہاں
بھول کے ناگ جہاں زہر اُگل جاتے ہیں

جلوہ گر آمنہ کا چاند جہاں ہوتا ہے
دل وہاں قیصر و کسریٰ کے دہل جاتے ہیں

شوق پاتا ہے جہاں لمس ترے جلووں کا
دل کے سہمے ہوئے جذبات مچل جاتے ہیں

قابلِ دید ہے عالم ترے کرّ و فر کا!
صرف آہٹ سے لرز دشت و جبل جاتے ہیں

اللہ اللہ! ترے نام کی ہیبت کا سماں،
غم کے طوفان بھی کترا کے نکل جاتے ہیں

دل سے لیتا ہے اگر نام محمّد کوئی
سر پہ آئے ہوئے آلام بھی ٹل جاتے ہیں

چھیڑ دے ذکر مدینے کا جہاں کوئی عزیزؔ،
دل تڑپ اُٹھتا ہے ارمان مچل جاتے ہیں

Marfat.com

انوارِ محمدؐ

اللہ کو معلوم ہے معیارِ محمدؐ — اللہ تعالیٰ ہے قلم کارِ محمدؐ
شمس اور قمر پرتوِ رخسارِ محمدؐ — ہیں دونوں جہاں روکشِ انوارِ محمدؐ
سب سے بڑی سرکار ہے سرکارِ محمدؐ — سب سے بڑا دربار ہے دربارِ محمدؐ
آتے ہیں فرشتے پئے دیدارِ محمدؐ — زوارِ محمدؐ ہیں یہ زوارِ محمدؐ
بیمارِ محمدؐ ہوں میں بیمارِ محمدؐ — درماں ہے مرے درد کا دیدارِ محمدؐ
وہ جدولِ قرآں ہے بیاضِ دلِ مومن — جس پر ہے رقم مدحتِ رخسارِ محمدؐ
ترتیب دیا آپ نے گلزارِ جہاں کو — تزئینِ چمن حاصلِ افکارِ محمدؐ
کیا حسنِ طلب عشق طلب ذوقِ طلب ہے — مطلوب ہے خود طالبِ دیدارِ محمدؐ

پڑھتے ہیں عزیز آپ یہاں نعت کچھ ایسی
جیسے ہو کوئی حاضرِ دربارِ محمدؐ

Marfat.com

مطلعِ ثانی

ہر آنکھ فراتِ غمِ دوراں کی طرح ہے ہر اشکِ رواں نوح کے طوفاں کیطرح ہے

تحویل میں ایمان فروشوں کی، ترا دیں بیکس کی طرح بے سروساماں کی طرح ہے

لائی تری امت کو وہاں گردشِ دَوراں ہر صبحِ جہاں! شامِ غریباں کی طرح ہے

گفتار کے بازار میں رونق ہے بلا کی کردار کا گلزار بیاباں کی طرح ہے

پھر شانۂ رحمت کو رواں کیجئے آقا! پھر زلفِ جہاں! کاکلِ پیچاں کیطرح ہے

ہر مدح سرا یُوں ہے عزیز آپ کو، لیکن

کون ؟ آپ کے حسّانِ ثنا خواں کی طرح ہے

Marfat.com

اُجالے

آپ کے نور سے کافور اندھیرے ہونگے
ہر طرف آپکی رحمت کے اُجالے ہونگے

وہاں دنیا پہ عیاں آپ کے رُتبے ہونگے
حشر میں آپ کو سب ڈھونڈتے پھرتے ہونگے

لوگ دیکھیں گے ترے دیکھنے والوں کو حضور
دیکھنے والے ترے! دیکھنے والے ہونگے

عرش پر آپ جسے دیکھ آئے ہیں معراج کی رات
وہ مناظر نہ فرشتوں نے بھی دیکھے ہونگے

بندگی! تیری اطاعت میں جنہوں نے سیکھی
وہی بندے ترے اللہ کے بندے ہونگے

منظر اس وقت کا گلرنگ یقیناً ہوگا
دل میں جب طیبہ کے ارمان مچلتے ہونگے

حق تعالیٰ کو بھی ملحوظ ہے ان کی خاطر
وہ بھی جانے گا عزیز ان کو! جو ان کے ہونگے

Marfat.com

استغاثہ

پڑی پھر اس پہ اِک افتاد یارسول اللہ
کرو عزیزؔ کی امداد! یارسول اللہ

تمہارے در پہ وہ آیا ہے بن کے فریادی
سنو عزیزؔ کی فریاد، یارسول اللہ

جو تم ہی اسکو نہ پوچھو تو پھر کہاں جائے؟
عزیزِ خانماں برباد، یارسول اللہ

کرم کی ایک نظر ہو تو شاد ہو جائے
عزیزؔ کا دلِ ناشاد! یارسول اللہ

کوئی بھی داد اسے صبر کی نہیں دیتا
عزیزؔ پر ہے یہ بیداد، یارسول اللہ

سُنے تو کون؟ المناک اِک کہانی ہے
عزیزِ زار کی روداد! یارسول اللہ

تمہارا نام فقط ہے عزیزؔ کے لب پر
نہیں کچھ اور اسے یاد! یارسول اللہ

Marfat.com

جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

ان کی نظر نے کیا کیا نکتے بتا دیئے ہیں
دنیا کو راستی کے رستے بتا دیئے ہیں
گر شب کی تیرگی میں وہ مسکرا دیئے ہیں
گھر ہو گیا درخشاں در جگمگا دیئے ہیں
ان کو لکھا پڑھا کر پیدا کیا خدا نے،
اسرار کن فکاں کے سارے بتا دیئے ہیں
قدرت کے راز ہو تم فطرت کا ساز ہو تم
نغمے تمام کُن کے تم نے سُنا دیئے ہیں!
ٹھہرے وہ کلفتوں میں تسکین جان و دل کی
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں
آدم کے سامنے تو سر ہی فقط جھکے تھے
آقا کے آگے دنیا نے دل جھکا دیئے ہیں
ہر شب نبی کے غم میں دینے لگی اجالا
آنسو ہیں یا ستارے! آنکھیں ہیں یا دیئے ہیں
گر شب رہین منّت بدر الدجیٰ ہے تیری
دن کو بھی رنگ تُو نے شمس الضحیٰ دیئے ہیں
کشتی عزیزؔ کی ہے ابتک بھنور میں آقا
ساحل پہ سب کے بیڑے تم نے لگا دیئے ہیں

Marfat.com

یا رسول اللہ

تمہارا ہر سخن فرمانِ یزداں یا رسول اللہ
تمہارا ہر مقولہ حرفِ قرآں یا رسول اللہ

رسولوں میں ہو تم فخرِ رسولاں یا رسول اللہ
تو محبوبوں میں اک محبوبِ یزداں یا رسول اللہ

تمہیں ہو اک غیاثِ مستغیثاں یا رسول اللہ
تمہیں ہو چارہ سازِ دردمنداں یا رسول اللہ

گنہگاروں کو ناداروں کو، ہم سے بے سہاروں کو
تمہارا نام ہے سرمایۂ جاں یا رسول اللہ،

نگاہِ وقت کو پھر جستجو ہے جلوۂ حق کی!
دکھا دو پھر جمالِ روئے تاباں یا رسول اللہ

نظامِ کن فکاں تم کو خدا نے سونپ رکھا ہے
تمہیں ہو ناظمِ تنظیمِ دوراں یا رسول اللہ

نہیں کچھ غم مجھے واللہ دنیا کے کسی غم کا
مرے ہر درد کا ہیں آپ درماں یا رسول اللہ

نہ جانے کب بلاوا مجھکو آتا ہے مدینے سے
مچلتا ہے مرے دل میں یہ ارماں یا رسول اللہ

عزیزِ مضمحل کو گر سکونِ قلب مل جائے
پریشاں کیوں رہے پھر یہ پریشاں یا رسول اللہ

Marfat.com

یا رسول اللہ

بنا دیں آپ جسے طور یا رسول اللہ
وہ سینہ کیوں نہ ہو پُر نور یا رسول اللہ

رہے جو غم میں بھی مسرور یا رسول اللہ
وہ دل ہو کس طرح رنجور یا رسول اللہ

کیا ہے آپ نے آ کر تمام دنیا کو
جمالِ نور سے معمور یا رسول اللہ

جو بات آپ نے اک بار منہ سے فرما دی
وہ بات بن گئی دستور یا رسول اللہ

تمام دہر تمہیں اپنا مان لے حاکم
یہی ہے دین کا منشور یا رسول اللہ

جو مانتے نہیں اللہ کا رسول تمہیں
وہ لوگ دین سے ہیں دور یا رسول اللہ

عزیزؔ آپ کے روضہ پہ حاضری دے گا!
خدا کو جب ہوا منظور یا رسول اللہ

Marfat.com

مقامِ رسولؐ

ادب سے لیتا ہے قرآں میں وہ نام تِرا
ترے خدا کو ہے ملحوظ احترام تِرا

کسی کو کیا نظر آئے نشانِ بام تِرا
بلند عرشِ معلّٰے سے ہے مقام تِرا

ترے بغیر زمانہ خدا کا نام نہ لے،
خدا کے نام سے یوں منسلک ہے نام تِرا

خدا نے تجھ کو بنایا ہے ناظمِ کونین
زمیں کی طرح فلک پر بھی ہے نظام تِرا

ہر ایک سمت ترے نام کی ہے تابانی
فضائے دہر کو چمکا رہا ہے نام تِرا

تری زبانِ مقدس میں بولتا ہے خدا
وہ ہے کلام خدا کا؛ جو ہے کلام تِرا

جہاں بھی دیکھو! تری رحمتوں کے جلوے ہیں
کہاں گزر نہیں؛ اے رحمتِ تمام تِرا

فضائیں نغمۂ صلِّ علیٰ سے گونجتی ہیں
جہاں بھی ذکر ہے اے سیّد الانام تِرا

Marfat.com

اگر عمل کرے دنیا عمل کرے دنیا!
پیام امن ہے دنیا کو ہر پیام ترا
یہ آرزو ہے کہ اس طرح زندگی گزرے
مرے لبوں پہ رہے ذکر صبح و شام ترا

بلا مبالغہ پاتا ہے خوب داد عزیز
ہر ایک شعر سرِ محفل سلام ترا

Marfat.com

تضمین

بر نعت حضرت مولانا سید اختر الحامدی صاحب

کھانے کی تمنا ہے نہ پینے کی تمنا
مرنے کی تمنا ہے نہ جینے کی تمنا
دولت کی تمنا نہ خزینے کی تمنا
بس ایک تمنا ہے قرینے کی تمنا
وہ صرف تمنا ہے مدینے کی تمنا

کوئی نہیں مخلوق میں ہم شانِ محمدؐ
کونین کی سب عظمتیں قربانِ محمدؐ
افلاک سے اونچا ہے شبستانِ محمدؐ
اللہ غنی! رفعتِ ایوانِ محمدؐ
ہے عرشِ الٰہی کو بھی زینے کی تمنا

اک پھول کا طالب تھا نبوّت کا گلستاں
مطلوب تھا کونین کو اک گوہرِ تاباں
برآئی مقدر سے تمنائے رسولاں
قسمت سے ملا آمنہ کا لعلِ درخشاں
تھی مہرِ رسالت کو نگینے کی تمنا

میخانۂ غفران کھلا تھا سرِ محشر
چلتے تھے وہاں چشمِ عنایات کے ساغر
تھی بادۂ انوار کی تقسیم بھی وافر
دیکھا کہ ہیں سرکارِ عرب ساقیٔ کوثر
رندوں کو ہوئی اور بھی پینے کی تمنا

Marfat.com

دیوانگی لائی مجھے باہوش گلی میں — یہ وصف نہیں میرے سوا اور کسی میں

رہ رہ کے مچلتی ہے یہ حسرت مرے جی میں — صد پارہ ہو یوں دامنِ دل ہجرِ نبی میں

ہو بخیہ گرِ وصل کو سینے کی تمنّا

محسوس کیا ہم نے ترے عزم کو اکثر — تو مثلِ عزیز ایک زمانے سے ہے مضطر

پاتے ہیں مدینے کی تڑپ تجھ میں برابر — ہم خوب سمجھتے ہیں تمنّا تری اختر

مر کر تجھے طیبہ میں ہے جینے کی تمنّا

Marfat.com

تاریخ اشاعت

۱۹۸۳ء

"نعت نامہ مزیّن عرف جمالِ نور"

۱۴۰۳ھ

صلِّ علیٰ یہ نعت کے پھولوں کی چاندنی!
کس درجہ ہے شگفتہ! یہ باضِ جمالِ نور
کہدو عزیزؔ طبع کی "تاریخ" با ادب
"توصیفِ مصطفیٰ ہے بیاضِ جمالِ نور"

۱۹۸۳ء

مدّاحِ رسولِ انام عزیزؔ حاصلپوری ملتان

۱۴۰۳ھ

خطّاط ابنِ کلیم
حسن پروانہ روڈ ملتان

Marfat.com

Marfat.com

عزیز حاصلپوری کی دیگر تصانیف

—:o:—

۱- جام نور
۲- کشت زار غزل
۳- صحیفۂ نور
۴- بہار تغزل
۵- تضمین مبین
۶- جمال نور

صرف ٹائٹل شہزاد سردار پریس ملتان میں چھپا

Marfat.com

Power transmission line

Buildings; School; Church	Sand dunes; Sand, flat or rolling
Mosque; Moslem shrine; Tomb	Woods-brushwood; Scrub
Cemetery: Christian; Moslem	Scattered trees; Cultivated area
Tank; Water mill; Mine	Vineyard; Orchard
International boundary	Levee; Mound
Railroad, normal gauge, single track 1.44m. (4'8½")	Land subject to inundation; Swamp or marsh
Fence; Wall	Intermittent lake; Intermittent stream
Located object; Well, gas or oil	Dry lake

GLOSSARY

Dabestān . . . . elementary school
Ostān . . . . first-order administrative division
Rūdkhāneh . . . . stream

SHEET 6345 I SERIES K753 EDITION 1–DMA BARDESTĀN

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com